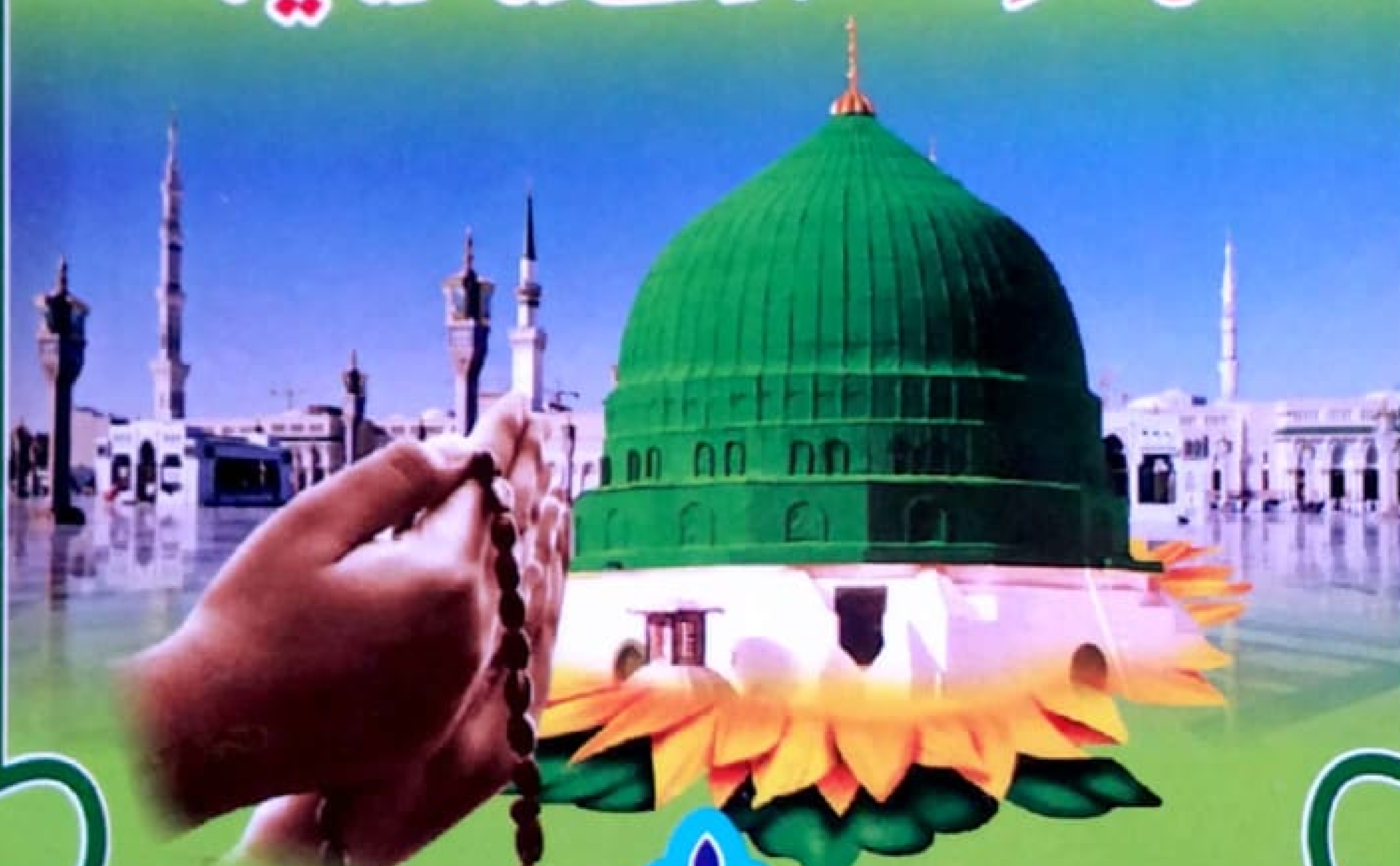
# بارگاہِ نبوی ﷺ

## کی طرف منہ کرکے دُعا کرنا کیسا؟



مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

# بارگاہِ نبوی کی طرف منہ کر کے دعا کرنا کیسا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کی طرف سفر کرنا

مزارات اولیاء کی طرف سفر

دربار نبوی کے خدّام

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



نام کتاب قبر کی طرف منہ کر کے دعا کرنا کیسا؟

مولف : مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

03044161912

تعداد : ۱۰۰۰

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

سن اشاعت: محرم الحرام 1439 بمطابق ستمبر 2017

ھدیہ 120/-

پروف ریڈنگ: علی احمد رضوی، محمد ذیشان رضوی

برائے رابطہ

قاری محمد یعقوب خواجگی و قاری محمد مسعود رضا

الانتساب

مجاہد اکبر رئیس المحدثین

حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ

و

امام المحدثین حضرت سیدنا امام محمد بن اسماعیل البخاری

رحمہ اللہ تعالی

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالی

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

## ملنے کے پتے

مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

ہجویری ورائٹی ہاؤس سوڈیوال ملتان روڈ لاہور

دارالنور مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

قادری کتب خانہ قائداعظم روڈ میلسی

مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ

قادری کتاب گھر کوٹ مظفر

مولانا فیض احمد قادری رضوی

03078774437

محمد وسیم عالم قادری

۰۳۲۱۴۰۶۶۲۷۴

عاشق رسول جناب الحاج محمد آفتاب قادری رضوی صاحب، جناب عزت مآب الحاج محمد نعیم ٹھٹھوی صاحب، جناب محمد یاسر صاحب

، جناب قاری محمد سراج الدین قادری، جناب محمد الیاس قادری صاحب،

جناب رانا شمشاد صاحب، جناب محمد انعام اللہ قادری رضوی،

جناب محمد طلحہ صاحب کراچی، جناب محمد شکیل گجر صاحب۔

# رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کے پاس کھڑے ہو کر دعا

آج بد مذہب لوگ کسی بھی مزار کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنے کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں اور فوراً یہ کہتے ہیں کہ یہ صاحب مزار سے مانگ رہا ہے، حالانکہ یہی لوگ جب بھی دعا کرتے ہیں تو سامنے کوئی نہ کوئی موجود ہوتا ہے، جب نماز ادا کرتے ہیں تو نماز میں بھی تو دعائیں ہیں جو پڑھی جاتی ہیں تو ہر نمازی کے سامنے کوئی نہ کوئی موجود ہوتا ہے وہاں شرک نہیں ہوتا۔

☆ یہی لوگ لیٹرین کے سامنے لیٹرین جانے کی دعا پڑھنے پر اعتراض نہیں کرتے اور یہ نہیں کہتے کہ لیٹرین کی طرف پیٹھ کر کے دعا پڑھنی چاہئے۔

اور قبلہ کی جانب منہ کرنے کی تبلیغ نہیں کرتے

☆ یہی لوگ جب ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ کہتے ہیں یہ بھی تو دعا ہے، یہ دعا بھی تو ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو کر کرتے ہیں، یہ نہیں کہتے کہ جب ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو تو یہ دعا ہے لھذا ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کر کے دعا کرنی چاہئے یہ کیوں شرک نہیں ہے۔

اور قبلہ کی جانب منہ کرنے کی تبلیغ نہیں کرتے

☆ یہی لوگ جب کسی سواری پر سوار ہوتے ہیں تو اس وقت سوار ہونے کی دعا کرتے ہیں اس وقت یہ نہیں کہتے کہ سواری کی طرف منہ کر کے دعا کرنا شرک ہے لھذا سواری کی طرف پیٹھ کر کے دعا کرنی چاہیے۔

اور قبلہ کی طرف منہ کرنے کی تبلیغ نہیں کرتے ۔

☆ جب کسی مریض کی عیادت کرنے جاتے ہیں تو وہ مریض کو جو دعا دیتے ہیں اس وقت بھی منہ قبلہ کی طرف نہیں کرتے اور نہ ہی اس کو شرک کہتے ہیں۔

اور قبلہ کی طرف منہ کرنے کی تبلیغ نہیں کرتے ۔

☆ جب کوئی آدمی ان کے سامنے چھینکتا ہے تو یہ لوگ اس کو دعا دیتے ہوئے کہتے ہیں یرحمک اللہ تو اس وقت نہ تو خود اس کی طرف سے منہ موڑتے ہیں اور نہ ہی اس کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں

پوری دنیا میں کہیں بھی دعا کی جائے تو یہ لوگ منہ قبلہ کی طرف کرنے کا حکم نہیں کرتے مگر جیسے ہی رسول اللہ ﷺ کے روضۃ شریفہ کی منہ کریں تو فوراً ان کو قبلہ کا ادب یاد آجاتا ہے۔

لطیفہ: یہ فقیر روزانہ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد رسول اللہ ﷺ کے روضۃ مبارکہ کے سامنے بیٹھ جاتا اور قبلہ کی جانب پیٹھ ہوتی ایک دن ایک پاکستانی غیر مقلد آیا اور کہنے لگا پیارے بھائی قبلہ اس طرف ہے میں نے کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو مسجد نبوی شریف کے اندر لے گیا اندر لوگ قبلہ کو پیٹھ کر کے بیٹھے ہوئے اور کوئی ٹانگیں کر کے بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا کیا ان کو بھی کبھی آپ نے قبلہ کا ادب سکھایا ہے؟

تو کہنے لگا کہ نہیں میں نے کہا تمھارا مقصد قبلہ کا احترام بتانا نہیں بلکہ لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کا بے ادب بنانا ہے تو وہ خاموش ہو گیا۔

# صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دینااور مزار مبارک پر دعا کرنا اوراس کی طرف سفر کرنا

## حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل

أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْعَدْلُ ,أنـا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرِ الْمُزَكِّى ,ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ,ثنا ابْنُ بُكَيْرٍ ,ثنا مَالِكٌ ,عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ,أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو ,ثُمَّ يَدْعُو لِأَبِي بَكْرٍ ,وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف پر کھڑے ہوئے اور دعا کی اور سلام عرض کیا، پھر حضرت ابوبکر صدیق وعمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے لئے دعا کی۔(۱)

## حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا دعا کرنا

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ :سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ :رَأَيْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ يَدْعُو، فَجَاءَ مَرْوَانُ فَأَسْمَعَهُ كَلَامًا، فَقَالَ أُسَامَةُ :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ

رواه الطبراني ورجاله ثقات وصححه الضياء المقدسي في المختارة .

ترجمہ: حضرت سیدنا عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس کھڑے ہوئے دعا کر رہے تھے۔ مروان ادھر آ گیا اس نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو باتیں کرنی شروع کر دیں، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو

فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی فحش اور بدخلق کو پسند نہیں فرماتا۔

اس حدیث پاک کو امام طبرانی نے روایت کیا اس کے رجال ثقہ ہیں، امام ضیاء مقدسی نے اس کو المختارہ میں صحیح لکھا ہے۔(۲)

## حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عمل

أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو، أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الدُّنْيَا، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ ": رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن منیب اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں: کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور آ کر رک گئے پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھایا میں نے گمان کیا کہ وہ نماز شروع کرنے لگے ہیں پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور چلے گئے۔(۳)

## حضرت بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ کا عمل

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مَالِكِ الدَّارِ، قَالَ :وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ، قَالَ :أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ " :ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْتَقِيمُونَ وَقُلْ

لَهُ :عَـلَيْكَ الْـكَيْسُ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ "، فَـأَتَـى عُـمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُـمَرُ ثُمَّ قَالَ :يَـا رَبِّ لَا آلُـو إِلَّا مَـا عَـجَزْتُ عَنْهُ.رواه ابن ابی شیبه والبیهقی فی الدلائل وقال ابن کثیر : اسناد ه صحیح ، وقال العسقلانی : رواه ابن ابی اشیبه باسناد صحیح .

ترجمہ: حضرت مالک دار رضی اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خازن تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوگئے۔تو ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی قبر منور پر حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے امت کے لئے بارش طلب کریں، کیونکہ وہ قحط سالی کے سبب ہلاک ہوگئی ہے،تو خواب میں رسول اللہ ﷺ صحابی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر( رضی اللہ عنہ ) کے پاس جا کر میرا اسلام کہواور اس کو بتاؤ کہ بارش آجائے گی ،اور عمر کو یہ بھی کہہ دو کہ دین کے دشمن تمھاری جان لینے کے درپے ہیں ،ان سے ہوشیار رہو! ہوشیار رہو! پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انکو خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ میں کسی کام میں عاجز ہو جاؤں۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے فرمایا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے اور امام عسقلانی نے بھی فرمایا کہ امام ابن ابی شیبہ نے اسے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔(۴)

## حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا عمل

وكان من أحسن الناس صوتًا بالقرآن، وشهد فتوح الشام، وهو كان البريد إلى عمر بن الخطاب، رضي الله عنه، بفتح دمشق، ووصل المدينة في سبعة أيام، ورجع منها إلى الشام في يومين ونصف بدعائه عند قبر رسول الله -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -وتشفعه به في تقريب طريقه

ترجمہ: حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بہت خوبصورت آواز میں قرآن پڑھا کرتے تھے، شام کی فتح میں شامل تھے، یہی دمشق کی فتح کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے تھے۔ جب مدینہ منورہ آرہے تھے تو ان کو سات دن لگے شام سے مدینہ منورہ تک اور جب واپس گئے تو صرف اڑھائی دن لگے۔ کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف کے پاس دعا کی اور سفر کے جلدی ختم ہونے کے لئے رسول اللہ ﷺ سے شفاعت طلب کی تھی۔(۵)

## دور تابعین کا عمل

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ :ثنا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، مِنْ وَلَدِ ذِي الْجَنَاحَيْنِ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجِيءُ إِلَى فُرْجَةٍ كَانَتْ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيَدْعُو، فَدَعَاهُ فَقَالَ :أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا، وَلَا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُمَا كُنْتُمْ.

ترجمہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کے قریب ایک بڑے سوراخ کی طرف آتا اور اس میں داخل ہو کر دعا کرتا تو انہوں نے اس کو بلا کر فرمایا: کیا میں تم کو وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے اپنے والد سے سنی انہوں نے اپنے والد سے سنی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ اور مجھ پر کثرت کے ساتھ بھیجا کرو بے شک تم جہاں سے بھی درود پڑھو مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔(٦)

# ائمہ اربعہ کے فتاوی

وعن أصحاب الشافعيّ وغيره يقف وظهره إلى القبلة ووجهه إلى الحضرة وهو قول أبن حنبل انتهى وقال المحقق الكمال بن الهمام رحمه الله تعالى إن ما نقل عن أبى الليث مردود بما روى عن أبى حنيفة فى مسنده عن أبن عمر رضى الله عنه قال من السنة أن تأتى قبر النبى صلى الله عليه وسلم من قبل القبلة وتجعل ظهرك إلى القبلة وتستقبل القبر بوجهك ثم تقول السلام عليك أيها النبىّ ورحمة الله وبركاته.

وفى المنسك الكبير لأبن جماعة مذهب الحنفية أنه يقف للسلام عند الرأس المقدّس بحيث يكون على يساره ويبعد عن الجدار قدر أربعة أذرع ثم يدور إلى أن يقف قبالة المقدّس مستدبر القبلة وشذ الكرمانى من الحنفية فقال يقف مستدبر القبر المقدّس مستقبل القبلة وتبعه بعضهم وليس بشىء فاعتمد على ما نقلته انتهى ولا ينبغى أن يتردّد فيه إذ الميت يعامل معاملة الحى والحى يسلم عليه مستقبلا له وما سبق عن علقمة القروى الكبير من أن الناس كانوا قبل إدخال البيت فى المسجد يقفون على باب البيت يسلمون سببه تعذر استقبال الوجه الشريف حينئذ وكانوا يستقبلون القبر الشريف من ناحية باب البيت ومن ناحية الرأس الشريف .

ترجمہ: امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اصحاب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے والا اس طرح کھڑا ہو کہ اپنی پیٹھ قبلہ کی جانب کرے ور اپنا چہرہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی طرف کرے، اور یہی قول امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا ہے۔

محقق کمال بن الہمام رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: بے شک جو ابواللیث سے نقل کیا گیا ہے وہ مردود ہے کہ حاضری کے وقت منہ قبلہ کی طرف کیا جائے اس پر دلیل یہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

عنہما فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب تو رسول اللہ ﷺ کی قبر انوار کے پاس آئے تو قبلہ کی جانب سے آ اور اپنی پیٹھ قبلہ کی جانب رکھ اور منہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کر پھر عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ

امام ابن جماعۃ کی المنسک الکبیر میں ابوحنیفہ کا مذہب یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب سلام کے لئے حاضر ہو سر مبارک کے پاس کھڑا ہو، اور سر مبارک کو بائیں جانب رکھے اور دیوار مبارک سے چار ہاتھ دور کھڑا ہو، رسول اللہ ﷺ کی کا جانب منہ کرے اور قبلہ کی جانب پیٹھ کرے، کرمانی نے شاذ قول کیا ہے کہ قبلہ کی جانب منہ کرے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف پیٹھ کرے اور بعض لوگوں کی ان کی اتباع کی اس میں کوئی بھی ایسی بات نہیں کہ جس کی پیری کی جائے، زیادہ معتمد یہ ہے جو میں نے نقل کیا ہے، اس میں کوئی شک والی بات ہی نہیں ہے کیونکہ جب زندہ زندہ کو سلام کرتا ہے تو اس کی طرف منہ کر کے کرتا ہے نہ کہ اس کی جانب پیٹھ کر کے۔

اور علقمہ سے مروی ہے کہ امہات المومنین کے حجرات کے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے لوگ گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر سلام عرض کیا کرتے تھے اس وقت مشکل تھا رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کرنا وہ صرف رسول اللہ ﷺ کی قبر شریفہ کی طرف ہی منہ کیا کرتے تھے گھر کی جانب کھڑے ہوتے تو سامنے سر شریف کی جانب ہوتی تھی، (۷)

## امام مالک رضی اللہ عنہ کا فتوی

عن ابن حمید قال :ناظرا أبو جعفرِ أميرُ الْمُؤْمِنينَ مَالِكًا في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لَهُ مَالِكٌ يَا أمِيرَ الْمُؤْمنين لا ترفع صوتك في هذا المسجد فإنَّ اللّٰه تعالٰى أدَّبَ قومًا فقال ﴿يآيُّها الَّذين امنوا لا ترفعوا اصوتكم فوق صوت النَّبيِّ و لا تجهروا

لَـہ بِـالْـقَـوْلِ کَـجَـھْـرِ بَـعْـضِـکُـمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمٰلُکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴾وَمَدَحَ قَوْمًا فَقَالَ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّـذِیْـنَ امْـتَـحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ اَجْرٌ عَـظِیْـمٌ ﴾وَذَمَّ قَـوْمًـا فَقَالَ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَـرُھُـمْ لَا یَعْقِلُوْنَ﴾ وَاِنَّ حُرْمَتَہُ مَیِّتًا کَحُرْمَتِہٖ حَیًّا فَاسْتَکَانَ لَھَا اَبُو جَعْفَرٍ وَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ وَاَدْعُو اَمْ اَسْتَقْبِلُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّـی الـلّٰـہُ عَـلَیْـہِ وَسَـلَّـمَ؟ فَقَالَ وَلِمَ تَصْرِفُ وَجْھَکَ عَنْہُ وَھُوَ وَسِیلَتُکَ وَوَسِیلَۃُ اَبِیکَ آدَمَ علیہ السَّلامُ اِلَی الـلّٰـہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟ بَلِ اسْتَقْبِلْہُ وَاسْتَشْفِعْ بِہٖ فَیُشَفِّعُہُ اللّٰہُ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ

﴿وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا﴾

ترجمہ: امام ابن حمید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین ابو جعفر منصور نے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی مسجد شریف میں مناظرہ کیا تو امام مالک رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کو فرمایا: اے امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اونچا نہ بولیں بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ادب سکھاتے ہوئے فرمایا:

﴿اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو﴾ اور ایک قوم کی مدح فرمائی:

﴿بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے﴾

اور ایک قوم کی مذمت بیان فرمائی: ﴿بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں﴾

امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ کا احترام جس طرح آپ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں تھا آج بھی اسی طرح ہے، خلیفہ امیر المومنین نے عرض کیا اے ابوعبداللہ! آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ میں جب دعا کروں تو منہ قبلہ کی طرف کروں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف کروں؟ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خلیفہ! آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت سے کیسے موڑ سکتے ہیں؟

حالانکہ قیامت کے دن بھی آپ کے والد حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے وسیلہ جو بنیں گے وہ رسول اللہ ﷺ ہی ہیں، آپ دعا کے وقت رسول اللہ ﷺ کی طرف منہ کریں اور رسول اللہ ﷺ سے شفاعت طلب کریں اور رسول اللہ ﷺ بھی آپ کے لئے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کریں گے اور اللہ تعالی رسول اللہ ﷺ کی شفاعت آپ کے حق میں قبول فرمالے گا۔

﴿اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شِفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں﴾ (۸)

## منہ رسول اللہ ﷺ کی جانب کرو

وقال مالک فی روایة ابن وهب :إذا سلم علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ودعا یقف ووجهه إلی القبر لا إلی القبلة، ویدنو، ویسلم، ولا یمس القبر بیده.

ترجمہ: حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے ابن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت کے متعلق فرمایا: جب کوئی سلام کرے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اور دعا کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنا منہ رسول اللہ ﷺ کی جانب کرے اور قریب ہو کر کھڑا ہو اور سلام عرض کرے اور بطور ادب رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کو ہاتھ نہ لگائے۔ (۹)

## رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کے پاس توبہ کرنا

قال عبدالقادر الجیلانی اثناء کلامه عن احکام الحج والمعتمر قال :فاذا من الله علیه بالعافیة وقدم المدینة، فالمستحب له أن یأتی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم فلیقل عند دخول المسجد:

ترجمہ: حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ کے احکام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی پر احسان فرمائے اور مدینہ منورہ آئے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ مسجد نبوی شریف میں حاضری دے چاہئے کہ وہ یہ درود شریف مسجد میں داخل ہوتے ہی پڑھے ( اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد) درود شریف پڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑ ہو کر یہ عرض کرے

(اللهم انک قلت فی کتابک لنبیک:)

اے اللہ تو نے اپنی کتاب میں اپنے نبی ﷺ کو کہا

ولو أنهم اذ ظلموا أنفسهم جاء وک فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما(سورة النساء )وانی اتیت نبیک تائبا من ذنوبی، فاسألک ان توجب لی المغفرة، کما اوجبتها لمن اتاه فی حیاته، فاقر عنده بذنوبه فدعا له نبیه فغفرت له، اللهم انی اتوجه الیک بنبیک علیه سلامک نبی الرحمة، یا رسول الله انی اتوجه بک الی ربی لیغفر لی ذنوبی اللهم انی أسألک بحقه ان تغفر لی وترحمنی.

اور بے شک میں تیرے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرمادے جس طرح تو رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں آنے والوں کی اور اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والوں کی بخشش فرماتا تھا۔ اے اللہ! میں تیری طرف تیرے نبی ﷺ کے توسل متوجہ ہوا ہوں جو

نبی رحمت ہیں، یارسول اللہ ﷺ میں آپ کے توسل سے اپنے رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا ہوں، تاکہ میرا رب مجھے بخش دے اللہ میں تجھ سے تیرے محبوب ﷺ کے حق کے سبب سوال کرتا ہوں تو میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے حال پر رحم فرما۔(۱۰)

## رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کے پاس نماز پڑھنا

وقال الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ویستحب ان یصلی بین القبر والمنبر فی الروضۃ وان احب ان یتمسح بالمنبر تبرکا بہ

ترجمہ: الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دے اس کے لئے مستحب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر مبارک اور روضہ مبارک کے درمیان نماز ادا کرے اور میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر مبارک کو بطور تبرک مسح کیا جائے۔(۱۱)

## امام ابوعبداللہ الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ

وفی المستوعب لأبی عبد الله السامریّ الحنبلی ثم یأتی حائط القبر فیقف ناحیته ویجعل القبر تلقاء وجهه والقبلة خلف ظهره والمنبر عن یساره وذکر السلام والدعاء ومنه اللهم إنک قلت فی کتابک لنبیک علیه السلام ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم الآیة وأنی أتیت نبیک مستغفرا فأسألک أن توجب لی المغفرة کما أوجبتها لمن أتاه فی حیاته اللهم أنی أتوجه إلیک بنبیک صلی الله علیه وسلم .

ترجمہ: المستوعب جو امام ابوعبداللہ السامری الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے، اس میں فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس دیوار کی جانب سے آئے اور اپنا چہرہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف کرے اور قبلہ کو پیٹھ کرے اور منبر مبارک کو اپنی بائیں جانب رکھے، اور سلام عرض کرے اور دعا کرے، اور یہ بھی دعا کرے

:اے اللہ! بے شک تو نے اپنے نبی علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا ہے اور بے شک میں تیرے نبی علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرما دے جس طرح تو رسول اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں آنے والوں کی اور اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والوں کی بخشش فرماتا تھا، اے اللہ! میں تیری طرف تیرے نبی علیہ وسلم کے توسل متوجہ ہوا ہوں جو نبی رحمت ہیں، تو میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے حال پر رحم فرما۔ (۱۲)

## امام ابن وہب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فتوی

وقال عياض قال مالك في رواية أبن وهب إذا سلم على النبى صلى الله عليه وسلم ودعا يقف ووجهه إلى القبر لا إلى القبلة ويدنو ويسلم.

ترجمہ: اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: کہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے امام ابن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا: جب کوئی رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرے تو اپنا چہرہ رسول اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی جانب کرے اور اپنی پیٹھ قبلہ کی طرف کرے اور قریب ہو کر کھڑا ہو اور سلام عرض کرے۔ (۱۴)

## امام نووی اور امام ابو موسی رحمۃ اللہ تعالی علیہما کا فتوی

وفى رؤوس المسائل للنوويّ عن الحافظ أبى موسى الأصفهانىّ إنه روى عن مالك قال إذا أراد الرجل أن يأتى قبر النبىّ صلى الله عليه وسلم فيستدبر القبلة ويستقبل النبىّ صلى الله عليه وسلم ويصلى عليه ويدعو له

ترجمہ: رؤس المسائل میں حضرت سیدنا امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حافظ ابو موسی الاصفہانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت کیا انہوں نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا کہ جب کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف پر حاضر ہو تو قبلہ کی جانب پیٹھ کرے اور اپنا منہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کرے، اور درود شریف پڑھے اور دعا کرے۔

(۱۵)

## امام ابراہیم حربی کا فتوی

وقال إبراهيم الحربيّ في مناسكه تولى ظهرك القبلة وتستقبل وسطه يعني القبر وفي مسند أبي حنيفة رحمه الله لأبي القاسم طلحة عن أبي حنيفة جاء أيوب السختيانيّ فدنا من قبر النبيّ صلى الله عليه وسلم فاستدبر القبلة وأقبل بوجهه إلى القبر وبكى بكاء غير متباك وقال المجد اللغويّ روينا عن عبد الله بن المبارك قال سمعت أبا حنيفة يقول قدم أيوب السختيانيّ وأنا بالمدينة فقلت لأنظرنّ ما يصنع فجعل ظهره مما يلي القبلة ووجهه مما يلي وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم وبكى غير متباك.

امام ابراہیم الحربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب المناسک میں فرماتے ہیں کہ تو جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دے تو اپنی پیٹھ قبلہ کی جانب کر اور اپنا منہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کرتے ہوئے قبر مبارک کے درمیان میں کھڑا ہو۔

مسند امام ابی حنیفہ میں ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے قریب آئے تو انہوں نے قبلہ کی جانب پیٹھ کی اور اپنا منہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کیا، اور بہت زیادہ روئے۔ امام مجد اللغوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: ہم نے روایت کیا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم نے سنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ اور میں دونوں مدینہ منورہ آئے۔ میں نے کہا کہ میں ضرور دیکھوں گا کہ حضرت

سختیانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیسے حاضری دیتے ہیں، وہ حاضر ہوئے اور اپنی پیٹھ قبلہ کی جانب کی اور منہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کیا اور زار و قطار رونے لگے۔

(۱۶)

# مزارات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر حاضری اور ان کے پاس دعا

## حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس دعا

وَعَنِ الْأَصْمَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ قُبِرَ مَعَ سُوْرِ الْقُسْطِنْطِينِيَّةِ، وَبُنِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَصْبَحُوا، فَكَانُوا إِذَا قَحطُوا، كَشَفُوا عَنْ قَبْرِهِ فَأُمْطِرُوا.

قَالَ الْوَاقِدِيُّ :مَاتَ أَبُو أَيُّوبَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِيْنَ، دُفِنَ بِأَصْلِ حِصْنِ الْقُسْطِنْطِينِيَّةِ .فَلَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ الروم يتعاهدون قبره وَيَسْتَسْقُوْنَ بِهِ.

ترجمہ: امام اصمعی رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک قسطنطیہ کی دیوار کے ساتھ ہے، اس پر عمارت تعمیر کی گئی ہے، جب رومی لوگ قحط میں مبتلا ہوتے ہیں تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کو کھولتے ہیں تو بارش آجاتی ہے۔ امام واقدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ۵۲ ھ میں ہوا، اوران کی تدفین قسطنطیہ کی دیوار کے نیچے ہوئی، اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رومی لوگ آپ کے مزار اقدس پر بہت زیادہ حاضری دیتے ہیں، اورآپ رضی اللہ عنہ کے توسل سے بارش مانگتے ہیں۔(۱۷)(۱۸)

(یادرہے قسطنطیہ کا نیا نام استنبول ہے)

## مزار حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ

كان حجر بن عدی رضی الله عنه قتله سنة إحدى وخمسين، وقبره مشهور بعذراء وكان مجاب الدعوة.

ترجمہ: حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو ۵۱ ھ میں شہید کیا گیا، ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور وہاں پر دعا قبول ہوتی ہے۔(۱۹)

## حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کا مزار شریف

ودفن بالبقيع، وقبره مشهور عليه قبة، وصلى عليه رسول الله - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وكبر أربع تكبيرات، هذا قول جمهور العلماء، وهو الصحيح.

ترجمہ: حضرت سیدنا ابراہیم بن ابی القاسم محمد رسول اللہ ﷺ کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی اور ان کے مزار شریف پر گنبد ہے ان کا جنازہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا تھا اور چار تکبیریں کہی تھیں، یہی جمہور علماء کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔ (۲۰)

## حضرت عبداللہ بن ربیعہ الباہلی رضی اللہ عنہ کا مزار

عَبد الله بن رَبِيعَة البَاهِلِيّ وقبره مشهور إلى اليوم يستسقى به.

ترجمہ: حضرت عبداللہ الباہلی رضی اللہ عنہ کا مزار شریف آج تک مشہور ہے، ان کے مزار کے توسل سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ (۲۱)

## امام حسین رضی اللہ عنہ کا مزار

وقتل يَوْم الجمعة، وقيل: يَوْم السبت، وهو يَوْم عاشوراء من سنة إحدى وستين بكربلاء من أرض العراق، وقبره مشهور يزار.

ترجمہ: امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت جمعہ کے دن ہوئی، اور یوم عاشور تھا (سنہ ۶۱ ھ) میں کربلاء، جو عراق میں ہے، آپ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے۔ (۲۲)

اس فقیر کو اللہ تعالیٰ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کی زیارت کی سعادت سے نوازا ہے۔

## حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف

ودفن عند اُحد فی موضعه، وقبره مشهور یزار ویتبرک به،

ترجمہ: حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف احد شریف کے دامن میں ہے اوران کا مزار شریف بہت مشہور ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے اور مزار شریف سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۲۳)

نوٹ: حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر جب فقیر ۲۰۱۶ میں حاضر ہوا تو وہاں پر لال رنگ کے رومال والے پاکستانی موجود تھے وہ لوگوں کو یہ کہہ رہے تھے کہ یہاں کیا لینے آئے ہو؟ مگر جب ۲۰۱۷ میں حاضری ہوئی تو وہی لال رومال والے لوگوں کو زیارت کروا رہے تھے اور ریال بٹور رہے تھے۔

## عقیل بن اَبی طالب الصحابی رضی اللہ عنہ

توفی فی خلافة معاوية، وقد كف بصره، ودُفن بالبقيع، وقبره مشهور عليه قبة .

ترجمہ: حضرت سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا وصال شریف حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مبارک زمانے میں ہوا، یہ نابینا ہو گئے تھے، ان کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی، اوران کی قبر مشہور ہے اوراس پر گنبد بنا ہوا ہے۔(۲۴)

نوٹ: یہ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دور مبارک کی بات کی ہے جب لوگ رسول اللہ ﷺ کے عاشق اور بادب تھے، اس وقت امریکی یا برطانوی بادشاہ نہیں آئے تھے، اس لئے اس وقت مزارات پر گنبد موجود تھے۔

## حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کا مزار شریف

عمرو بن الحمق بن الكاهن بن حبيب بن عمرو بن القين بن رزاح

بُـن عَـمْرو بُن سعد بُن كعب بُن عَمْرو بُن رَبِيعة الخزاعی هاجر إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد الحديبية، وقيل :بل أسلم عام حجة الوداع، وقبره مشهور بظاهر الموصل يزار، وعليه مشهد كبير،

ترجمہ: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کا مزار شریف موصل (یہ عراق کا ایک صوبہ ہے) میں ہے، اس کی زیارت کی جاتی ہے، اور اس پر ایک بہت بڑی خانقاہ بنی ہوئی ہے۔(۲۵)

# ائمہ محدثین کا مبارک عمل

## الحافظ ابن ابی عاصم (۲۰۶۔۲۸۷ھ)

طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ .مِنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ فَاشْتُرِيَ لَهُ دَارٌ بِسَبْعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَهِيَ الَّتِي فِيهَا قَبْرُهُ بِحَضْرَةِ الْهِجْرَتَيْنِ وَقَدْ رَأَيْتُ جَمَاعَةً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَهْلِ الْفَضْلِ إِذَا هُمْ أَخَذَهُمْ أَمْرٌ قَصَدَ إِلَى قَبْرِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِحَضْرَتِهِ، وَكَانَ يَعْرِفُ الْإِجَابَةَ، وَأَخْبَرَنَا مَشَايِخُنَا قَدِيمًا أَنَّهُمْ رَأَوْا مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ يَفْعَلُهُ.

ترجمہ: حضرت سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک گھر خریدا جس کی قیمت ستر ہزار درہم تھی اور یہیں پر ہی آپ رضی اللہ عنہ کا مزار بنا اور میں نے خود دیکھا ہے کہ اہل علم و اہل فضل کی جماعت جب بھی ان کو کوئی مسئلہ پیش آتا تو ان کی قبر پر آتے اور سلام کرتے اور ان کی قبر کے پاس دعا کرتے اور وہاں دعا کی اجابت کو پہچانتے تھے، اور ہم کو ہمارے مشائخ نے بھی خبر دی ہے کہ انہوں نے اپنے سے پہلے لوگوں کو بھی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر آتے اور دعا کرتے دیکھا ہے۔(۲۶)

## امام الائمۃ ابن خزیمہ (۲۲۳۔۳۱۱ھ)

قال امام الحاکم فی تاریخ نیسابور: وسمعت أبا بکر محمد بن المؤمل بن الحسن بن عیسی یقول خرجنا مع إمام أهل الحدیث أبی بکر بن خزیمة وعدیله أبی علی الثقفی مع جماعة من مشائخنا وهم إذ ذاک متوافرون إلی زیارة قبر علی بن موسی الرضی بطوس 1قال فرأیت من تعظیمه یعنی بن خزیمة لتلک البقعة وتواضعه لها وتضرعه عندها ما تحیرنا.

ترجمہ: امام حاکم نے تاریخ نیشاپور میں لکھا ہے میں نے سنا ابوبکر محمد بن المومل بن الحسن بن عیسی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم امام اہل حدیث کے امام ابوبکر بن خزیمہ اور ان کے

ہم زلف ابوعلی الثقفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اوران کی پوری جماعت کے ساتھ جن میں مشائخ کرام تھے سارے لوگ حضرت سیدنا علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے طوس گئے ،فرماتے ہیں کہ میں دیکھا جو حضرت امام ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اس جگہ کی تعظیم کی اوروہاں تواضع اورانکساری کی اس نے ہم کو حیرت میں مبتلا کردیا۔(۲۷)

جی جناب اب کیا کہیں گے دولفظی کتاب کا مطالعہ کرنے والے جن کوسوائے حرام وشرک اور بدعت کے علاوہ کچھ بھی نہیں آتا یہ امام ہیں اہل حدیث کے جن کا یہ عمل آج گمراہ لوگوں کے نزدیک شرک ہے،۔

## امام ابن حبان رضی اللہ عنہ (۳۵۴ھ)

قال ابن حبان امام الجرح والتعديل فى كتابه الثقات على بن موسى الرضا وهو على بن موسى بن جعفر بن محمد بن على بن الحسين بن على بن أبى طالب أبو الحسن من سادات أهل البيت وعقلائهم وجلة الهاشميين ونبلائهم .مات على بن موسى الرضا بطوس من شربة سقاه إياها المأمون فمات من ساعته وذلك فى يوم السبت آخر يوم سنة ثلاث ومائتين وقبره بسنا باذ خارج النوقان مشهور يزار بجنب قبر الرشيد، قد زرته مرارا كثيرة وما حلت بى شدة فى وقت مقامى بطوس فزرت قبر على بن موسى الرضا صلوات الله على جده وعليه ودعوت الله إزالتها عنى إلا أستجيب لى وزالت عنى تلك الشدة وهذا شيء جربته مرارا فوجدته كذلك "كَذَلِک أماتنا الله على محبّة المصطفى وَأهل بَيته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الله عَلَيْهِ وَعَلَيهِم أجْمَعِينَ.

ترجمہ:امام ابن حبان رحمۃ اللہ تعالی علیہ جوکہ جرح وتعدیل کے امام ہیں اپنی کتاب

الثقات میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہ جو کہ علی بن موسی بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی (زین العابدین) بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنھم ہیں جو کہ سادات اہل بیت، بڑے دانا اور اجل ہاشمی ہیں، حضرت سیدنا علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہ کا وصال طوس میں ہوا مامون نے آپ کے زہر پلائی جس کی وجہ سے فوراً آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا، تاریخ وصال: ہفتہ کے دن تھا اور ۲۰۳ھ تھی، اور آپ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف نوقان سے باہر سنازج میں ہے، رشید کے قرب بھی ساتھ ہے، جو کہ بہت معروف ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے، میں نے بہت مرتبہ زیارت کی ہے، جب بھی میں نے ان کے مزار پاس کسی پریشانی کے دور ہونے کی دعا کی ہے اللہ تعالی نے وہ پریشانی دور فرما دی ہے، یہ میں نے بہت مرتبہ تجربہ کیا ہے، اللہ تعالی یوں ہی ہم رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پاک رضی اللہ عنھم کی محبت میں موت عطا فرمائے۔ (۲۸)

## الحافظ المحاملی (صاحب الامالی المحاملی ۲۳۵_۳۳۰ھ)

**کان ابوعبدالله ابن المحاملی یقول :اعرف قبر معروف الکرخی منذسبعین سنة ماقصده مهموم الافرج الله همه .**

ترجمہ: امام ابوعبداللہ ابن المحاملی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی قبر شریف کو ستر سال سے جانتا ہوں، جب بھی کوئی غمگین شخص ان کے مزار پر آیا ہے اللہ تعالی نے اس کا غم دور فرما دیا ہے۔ (۲۹)

## امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس دعا

**قال الامام ابن حجر رحمة الله تعالى عليه: ان قبر الامام ابو حنيفة رضی الله عنه غوث لقضاء الحوائج اعلم انه لم يزل العلماء وذوالحاجات يزورون قبره ويتوسلون عنه فی قضاء الحوائج ويرون نجح ذلک منهم الامام الشافعی رضی الله عنه لماكان**

ببغداد فانه جاء عنه انه قال :۔ لاتبرک بابی حنیفة واجئی الی قبره فاذاعرضت لی حاجة صلیت رکعتین وجئت الی قبره وسالت الله عنده فتقضی سریعاً۔

ترجمہ:امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں : کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی قبرمبارک قضائے حاجات کے لئے غوث ہے ،علماء کرام اور اصحاب حاجات ہمیشہ اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے آپ کی قبر کی زیارت کرتے رہے ہیں،اوراپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے آپ کی قبر کے پاس توسل کرتے رہے ہیں اوراس کو درست جانتے رہے ہیں۔

ان میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی ہیں جب آپ بغداد شریف میں تھےتو آپ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس آتے اورفرماتے تھے کہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے برکت حاصل کرتاہوں ،جب مجھے کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہےتو میں دورکعت نفل اداکر کے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبرمبارک کے پاس آکر دعاکرتاہوں اللہ تعالی فوراًمیرا حاجت پوری فرمادیتاہے۔(۳۰)

## امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرتوبہ کرتے

ولما صلیّ علیه ووضع فی حفرته فاح من تراب قبره رائحة طیبة کالمسک ودامت أیامًا، وجعل الناس یختلفون إلی قبره مدة یأخذون منه .وقال عبد الواحد بن آدم الطواویسی رأیت النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -ومعه جماعة من أصحابه وهو واقف فی موضع فسلمت علیه فردّ علیّ السلام فقلت :ما وقوفک هنا یا رسول الله؟ قال أنتظر محمد بن إسماعیل، قال فلما کان بعد أیام بلغنی موته فنظرت فإذا هو فی الساعة التی رأیت فیها النبی -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-، ولما ظهر أمره بعد وفاته خرج بعض مخالفیه إلی

قبره وأظهروا التوبة والندامة.

ترجمہ: جب امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ پڑھا دیا گیا اور آپ کو قبر میں رکھا گیا تو کستوری کی خوشبو آپ کے مزار شریف سے مہک اٹھی اور وہ بہت دنوں تک آتی رہی، اور لوگ آپ کے مزار شریف پر حاضری دیتے اور وہاں سے مٹی لے جاتے۔

عبدالواحد بن آدم الطّوایسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی جماعت بھی آپ کے ساتھ تھی، رسول اللہ ﷺ ایک جگہ تشریف فرما ہیں میں نے سلام عرض کیا تو کریم آقا ﷺ نے اس کا جواب عطا فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ یہاں؟ تو کریم آقا ﷺ نے فرمایا: میں یہاں محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار رہا ہوں، کچھ دنوں کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فوت ہو گئے ہیں، جب میں نے غور کیا تو وہی وقت تھا امام بخاری کے وصال کا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی تھی، جب یہ معاملہ ظاہر ہو تو وہ لوگ جو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مخالف تھے وہ بھی امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کے مزار پر حاضر ہو کر اظہار ندامت اور توبہ کرنے لگے۔ (۳۱)

## امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار پر دعا

وقال أبو عليّ الحافظ :أخبرنا أبو الفتح نصر بن الحسن السمرقندى قدم علينا بلنسية عام أربعة وستين وأربعمائة، قال : قحط المطر عندنا بسمرقند في بعض الأعوام فاستسقى الناس مرارًا فلم يسقوا، فأتى رجل صالح معروف بالصلاح إلى قاضى سمرقند وقال له إنى قد رأيت رأيًا أعرضه عليك قال وما هو؟ قال أرى أن تخرج ويخرج الناس معك إلى قبر الإمام محمد بن إسماعيل البخارى وتستسقى عنده فعسى الله أن يسقينا، فقال

القاضی نعم ما رأیت فخرج القاضی ومعه الناس واستسقی بهم وبکی الناس عند القبر وتشفعوا بصاحبه، فأرسل الله تعالی السماء بماء عظیم غزیر أقام الناس من أجله بخرتنک سبعة أیام أو نحوها لا یستطیع أحد الوصول إلی سمرقند من کثرة المطر وغزارته، وبین سمرقند وخرتنک ثلاثة أیام.

ترجمہ: امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شرح بخاری میں امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے حالات میں لکھتے ہیں: ابوحافظ فرماتے ہیں کہ ہم کو خبر دی ابوالفتح نصر بن حسن سمرقندی نے کہ (۴۶۴ھ) میں سمرقند میں قحط ہوگیا بارش نہیں آتی تھی، لوگوں نے کئی بار بارش کیلئے دعا کی مگر بارش نہ ہوئی، تو ایک مرد صالح قاضی سمرقند کے پاس آیا۔ اس نے کہا: میں نے ایک خواب دیکھا ہے اگر اجازت ہو تو بیان کروں؟ تو قاضی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: ہاں بیان کرو کیا خواب ہے؟ تو اس مرد صالح نے کہا کہ تم سب لوگ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار پر جاؤ اور بارش کے لئے دعا کرو اللہ تعالی بارش عطا فرمادے گا۔ سمرقند کے قاضی نے کہا: کہ تم نے کیا اچھا خواب دیکھا ہے، قاضی سمرقند رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور اس کے ساتھ تمام لوگ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی قبر مبارک کے پاس گئے اللہ تعالی کی بارگاہ میں روکر اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو وسیلہ بنا کر بارش کی دعا کی تو اللہ تعالی نے ان کی طرف خوب بارش بھیجی جو کہ مسلسل سات دن تک جاری رہی لوگ خرتنگ سے باہر ہی نہ نکل سکے سمرقند کے لوگ خرتنگ ہی رہے خرتنگ سے سمرقند کا سفر تین کا ہے۔ (۳۲)

## امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان

وَيُفَرَّقُ بَيْنَ نَحْوِ الْعُلَمَاءِ وَالْأَقَارِبِ بِأَنَّ الْقَصْدَ إِظْهَارُ تَعْظِيمِ نَحْوِ الْعُلَمَاءِ بِإِحْيَاءِ مَشَاهِدِهِمْ وَأَيْضًا فَزُوَّارُهُمْ يَعُودُ عَلَيْهِمْ مِنْهُمْ مَدَدٌ أُخْرَوِيٌّ لَا يُنْكِرُهُ إِلَّا الْمَحْرُومُونَ بِخِلَافِ الْأَقَارِبِ .

ترجمہ: امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: علماء کرام اور عام رشتہ داروں کی قبور کی زیارت میں فرق ہے، علماء کرام کے مزارات کی زیارت کا مقصد اظہار تعظیم ہوتا ہے۔ نیز ان کے زائرین کو ان کی جانب مدد اخروی حاصل ہوتی ہے اور اس کا انکار سوائے محروم کے کوئی نہیں کرتا، بخلاف رشتہ داروں کی قبور کی زیارت کے ان کی قبور کی زیارت کسی اور مقصد کے لئے ہوتی ہے۔ (۳۳)

## امام بخاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

قال :وصنفت التاريخ الكبير إذ ذاک عند قبر النبی -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -في الليالي المقمرة.

ترجمہ: امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: میں نے تاریخ کبیر تو رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کے پاس چاندنی راتوں میں تصنیف کیا۔ (۳۴)

## زیارت قبور کے مقاصد

علامہ ابن علان شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہما فرماتے ہیں

وقد قسم المصنف الزيارة إلى أقسام،

لأنها إما لمجرد تذكر الموت والآخرة فيكفي رؤية القبور من غير معرفة أصحابها،

وإما لنحو الدعاء فيسن لكل مسلم،

وإما للتبرک فیسن لأهل الخير لأن لهم في برازخهم تصرفات وبركات لا يحصى مددها.

وإما لأداء حق نحو صديق ووالد لخبر أبي نعيم من زار قبر والديه أو أحدهما يوم الجمعة كان كحجة ولفظ رواية البيهقي غفر له وكتب له براءة

وإما رحمة وتأنساً لخبر أنس ما يكون الميت في قبره إذا رأى من كان يحبه في الدنيا ولا يسن سفر الرجل لأجل الزيارة إلا لقبر نبيّ أو عالم أو صالح،

ترجمہ: مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زیارت کی کئی اقسام بیان کی ہیں

(۱) یا تو زیارت موت و آخرت کو یاد کرنے کے لئے ہوتی ہے تو اس مقصد کے لئے اصحاب قبور کی معرفت کے بغیر محض قبور کی زیارت ہی کافی ہے۔

(۲) یا زیارت اہل قبور کے لئے دعا کرنے کے لئے ہوتی ہے تو یہ ہر مسلمان کے لئے مسنون ہے۔

(۳) یا زیارت تبرک حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے تو یہ اہل خیر کے لئے مسنون ہے کیونکہ ان کے لئے برازخ میں تصرفات و برکات ہیں کہ ان کی مدد کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

(۴) یا زیارت حق کو ادا کرنے کے لئے ہوتی ہے مثلاً دوست والدین کی قبر کی زیارت۔

امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حدیث پاک نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت جمعہ کے دن کی گویا اس نے حج کیا، بیہقی کے الفاظ ہیں کہ اس کی بخشش ہوگئی اور اس کے لئے جہنم سے برات لکھ دی گئی۔

(۵) یا زیارت قبور رحمت و تانیس کے لئے ہوتی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میت جب اپنی قبر میں اس شخص کو دیکھتا ہے جو اس کو دنیا میں محبت کرتا تھا تو وہ خوش ہوتا ہے۔

قبور کی زیارت جو مسنون ہے ان میں انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات اور علماء کرام اور صلحاء کے مزارات ہیں۔(۳۵)

## امام سلیمان بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

عَن ابی بکر أحمد بن مُوسَى الحَافِظ يَقُول توفي سُلَيمَان بن أحمد

بن أَيُّوب الطَّبَرَانِيّ فِي ذِي الْقعدَة يَوْم السبت وَدفن يَوْم الْأَحد للیلتين بَقِيَتَا مِنْهُ سنة سِتِّينَ وثلاثمائة وَدفن بِبَاب مَدِينَة جي الْمَعْرُوف بتيره بِجنب حممة بن أبي حممة رَضِي الله عَنهُ وقبره مَشْهُور مَعْرُوف يزار .

ترجمہ: حضرت ابوبکر بن احمد موسیٰ الحافظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے حضرت سیدنا سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہفتہ کے دن ذوالقعدہ (۳۶۰ھ) میں فوت ہوئے اور اتوار کے دن آپ کی تدفین شہر جی کے باب میں ہوئی، جو تیرہ کے نام سے معروف ہے، ان کا مزار حضرت حممہ بن ابی حممہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب ہے اور ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے۔(۳۶)

## امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا مزار

توفي ضحوة يوم الجمعة الثاني عشر من شهر ربيع الأول سنة إحدى وأربعين ومائتين، ودفن ببغداد، وقبره مشهور معروف يتبرك به.

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا وصال شریف بارہ ربیع الاول جمعۃ المبارک کو ضحوہ کبریٰ کے وقت (۲۴۱ھ) میں ہوا، اور ان کی تدفین بغداد معلّٰی میں ہوئی، ان کی قبر مبارک مشہور و معروف ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۳۷)

## حضرت سیدنا أیوب النبی ،علیہ السلام کا مزار شریف

وكان أيوب ببلاد حوران، وقبره مشهور عندهم في قرية بقرب نوى، عليه مشهد ومسجد، وقرية موقوفة على مصالحه، وعين جارية فيها قدم في حجر يقولون إنه أثر قدمه، ويغتسلون من العين ويشربون متبركين، ويقولون :إنها المذكورة في القرآن، وهي قطع

كبير جدًا في وسط صخرة عظيمة، وعليها مشهد، وهناك صخرة عليها مشهد يقولون :إنه كان يستند إليها، ويزورونها ويعتقدون بركة تلك المواضع كلها، والله أعلم.

ترجمہ: حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام بلاد حوران میں رہتے تھے، ان کا مزار شریف ایک بستی میں جو کہ نوی کے قریب ہے، اس پر ایک خانقاہ قائم ہے اور ایک مسجد شریف ہے، اور پورا گاؤں ہے جو اس کی ضرورتوں کے لئے وقف ہے، وہاں پر ایک چشمہ جاری ہے جس میں ایک پتھر ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں حضرت ایوب علیہ السلام کے قدم شریف کا اثر ہے، لوگ اس چشمے میں غسل کرتے ہیں، اور حصول برکت کے لئے پیتے ہیں، اس جگہ پر ایک بہت بڑا صخر ہ ہے وہاں پر بھی ایک خانقاہ قائم ہے، کہتے ہیں کہ یہاں پر حضرت ایوب علیہ السلام ٹیک لگایا کرتے تھے، اور لوگ اس کی بھی زیارت کرتے ہیں، اور ان سب مقامات کو برکت والا مقام اعتقاد کرتے ہیں۔ (۳۸)

نوٹ: حضرت امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس وقت کی بات کی ہے جب اس مزار مبارک پر خدمت اہل سنت کے ذمہ تھی، کہ وہاں خانقاہ بھی تھی اور مشائخ بھی اور طالبان حق بھی ہوتے تھے، مگر ربیع الثانی (۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۷) جب فقیر کو حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کے مزار اقدس پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی تو وہاں پر کوئی خانقاہ نہ تھی بلکہ قبضہ بھی اہل تشیع کا تھا، اور جس چشمے کا ذکر امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا ہے یہ چشمہ آج بھی موجود ہے اور یہ پانی قدرے کھارا ہے تھوڑی سی مشکل سے پیا جاتا ہے، اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہ پانی جلد کی تمام بیماریوں کے لئے بہت نفع مند ہے لوگوں نے بہت سی تعداد میں بوتلیں بھرلیں تھیں جو پاکستان لے آئے۔

## قاضی بکار بن قتیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

القاضي أبو بكرة بكار بن قتيبة بن أبي برذعة بن عبيد الله بن بشر

بن عبيد الله بن أبي بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة الثقفي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم؛ كان حنفي المذهب، وقبره بالقرب من قبر الشريف ابن طبطبا وقبره مشهور هناك عند مصلى بني مسكين على الطريق تحت الكوم بينه وبين الطريق المذكور معروف باستجابة الدعاء عنده.

ترجمہ: قاضی ابوبکرہ بکار بن قتیبہ بن ابی برذعہ رضی اللہ عنہ حارث بن کلدہ الثقفی رضی اللہ عنہ کے اولاد میں سے ہیں اور حنفی المذہب تھے، ان کا مزار ابن طبطبا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار کے قریب ''کوم'' کے نیچے راستے پر بنی مسکین کا مصلی بھی پاس ہے اور یہ مزار شریف بہت مشہور ہے، ان کے مزار کے قریب دعا قبول ہوتی ہے۔(۳۹)

## امام الکیزانی کا مزار

قال الامام خلكان أبو عبد الله محمد بن إبراهيم بن ثابت بن إبراهيم بن فرح الكناني المقرء الأديب الشافعي الحامى المصرى المعروف بابن الكيزاني ودفن بالقرب من قبة الإمام الشافعي، رضى الله عنه، بالقرافة الصغرى، ثم نقل إلى سفح المقطم بقرب الحوض المعروف بأم مودود، وقبره مشهور هناك يزار، وزرته مرارا، رحمه الله تعالى.

امام ابن خلکان فرماتے ہیں کہ ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم الشافعی الکیزانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تدفین قرافہ صغری میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے قریب ہوئی، پھر ان کو مقطم میں جو حوض ام مودود کے نام سے مشہور ہے کے قریب دفن کیا گیا، ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے۔ امام بن خلکان کہتے ہیں میں نے خود بہت مرتبہ ان کے مزار کی زیارت کی ہے۔(۴۰)

## امام عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

عَبْـد الـلّـه بُـن أَحْـمَـد بْـن عَلِيّ بْن الْحَسَن بْن إبراهيم بن طباطبا بن إسـمـاعيل بْـن إبـراهيم بْـن الـحَسَـن بْن الحَسَن ابن الْإمَـام عَلي الحسني، أَبُو محمد الْمَصْرِيّ .(المتوفى:۴۳۸ھ)

وقبره مشهور بالقرافة بالدّعاء عنده.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن احمد بن علی الحسنی ابومحمد المصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف قرافہ میں مشہور ہے اوراس کے پاس دعا کی جاتی ہے۔(۴۱)

## امام عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عبـد الواحد بن محمد بن عليّ بن أحمد، الشّيخ القُدْوة، أبو الفَرَج الـفـقيـه الحنبليّ، الواعظ الشّيرازيّ الأصل الحرّانيّ المولد، وكان يُعرف في بغداد بالمقدسيّ .(المتوفى:۴۸۶ھ) قلت :وقبره مشهور بجبَّانة باب الصَّغير، يُزار ويُقْصَد، ويُدعى عنده.

ترجمہ:امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:عبدالواحد بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف باب الصغیر میں مشہور ہے اوراسکی زیارت کی جاتی ہے،اوراس کا قصد لے کر لوگ دوردور سے آتے ہیں،اوروہاں دعا کی جاتی ہے۔(۴۲)

## امام محمد بن عبداللہ تومرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

مـحـمد بن عبد الله بن تُومَرْت، أبو عبد الله الملَّقب نفسَه بالمهديّ الـمَـصْـمُودي، الهَرْغيّ، المغربيّ، (المتوفى :۵۲۴ھ)دُفِن بالجبل، وقبرُه مشهورٌ معظَّم.

ترجمہ:امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:محمد بن عبدالہ بن تومرت المغربی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تدفین جبل میں کی گئی اوران کی قبر بہت مشہور ہے اوراس کی تعظیم کی جاتی ہے۔(۴۳)

## محمد بن حمویہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

محـمـد بـن حـمُّـويـه بـن مـحـمد بن حمُّويه، أبو عبد الله الجُوَيْنيُّ الصُّوفيُّ .(المتوفى: ٥٣٠ھ)وقبره مشهور يُزَار ويُقْصَدُ.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: محمد بن حمویہ الجوینی الصوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے اور اس کا قصد کیا جاتا ہے۔(۴۴)

## امام عبدالواحد بن محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

الإِمَـامُ الـقُـدْوَةُ، شَيْخُ الإِسْلاَمِ، أَبُو الفَرَجِ عَبْدُ الوَاحِدِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ عَلِـيِّ بـن أَحْـمَـدَ الأَنْـصَـارِيّ، الشِّيرَازِيُّ الأَصْلِ، الحَرَّانِيُّ المَوْلِدِ، الدِّمَشْقِي.قُلْتُ :تُوُفِّيَ فِي ذِي الحِجَّةِ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِيْنَ وَأَرْبَعِ مائَةٍ، وَدُفِنَ بِمَقْبَرَة بَابِ الصَّغِيْر، وَقَبرُهُ مَشْهُوْر يُزَار، وَيُدعَى عِنْدَهُ.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام شیخ الاسلام ابوالفرج عبدالواحد بن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف ذوالحجہ ۴۸۶ھ) میں ہوا اور ان کا مزار شریف مقبرہ باب الصغیر میں ہے اور ان کی قبر مبارک بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے اور اس کے پاس دعا کی جاتی ہے۔(۴۵)

## امام حسین بن الفضل بن عمیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ

الـحُسَـيْـنُ بـنُ الـفَـضْـلِ بـنِ عُمَيْرٍ أَبُو عَلِيٍّ البَجَلِيُّ وُلِدَ قَبْلَ الثَّمَانِيْنَ وَمئَة.وَقَبره مَشْهُوْر يُزَار، وَشيَّعه خلق عَظِيْم

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام حسین بن الفضل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ولادت ( ۱۸۹ھ ) میں ہوئی، اور ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے، اور بہت زیادہ مخلوق ان کے مزار پر حاضری دیتی ہے۔(۴۶)

## ابوالحجاج الاقصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

اَبُو الْحَجَّاج الأقصری یُوسُف بن عبد الرَّحِیم بن غزی الْقرشِی الشَّیْخ الْعَارِف الزَّاهِد أَبُو الحجاح الأقصری

وقبره مَشْهُور بالأقصر یزار من الْأَمَاكِن الْبَعِيدَة.وقال ابن ملقن رحمة الله تعالى عليه :وقبره مشهور بالأقصر يزار وعليه مهابة وجلالة.

ترجمہ:امام صلاح الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:ابوالحجاج الاقصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف اقصر میں ہے اس کی زیارت کرنے کے لئے لوگ دور دور کے علاقوں سے سفر کر کے آتے ہیں۔

امام ابن ملقن رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے جو اقصر میں ہے اوراس کی زیارت کی جاتی ہے اور ان کے مزار شریف پر ہیبت وجلال نظر آتا ہے۔(۴۸)

## فقیہ ابوالطاہر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

توفّی الْفَقِيه أَبُو الطَّاهِر سحر یَوْم الْأَحَد سَابِع ذِی الْقعدَة سنة ثَلَاث وَثَلَاثِینَ وستِمِائَة بِمصْر وَدفن بسفح المقطم .قَالَ ابْن القليوبى: وقبره مَشْهُور بإجابة الدُّعَاء عِنْده وَالنَّاس يقصدونه لذَلِک سَمِعت وَالِدی یَقُول قبر الشَّیْخ الدریاق المجرب

ترجمہ: امام سبکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: کہ فقیہ ابوالطاہر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف اتوار کے دن سحری کے وقت (۷ ذوالقعدہ ۶۳۳ھ ) میں ہوا،اوران کی تدفین المقطم میں ہوئی ،ابن قلیوبی نے کہا ہے ان کی قبر مبارک دعا کی قبولیت کے حوالے سے مشہور ہے،اورلوگ بہت دور دور سے ان کے مزار شریف کی زیارت کے لئے آتے

ہیں ۔اور میں نے اپنے والد ماجد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ فقیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف تریاق مجرب ہے قبولیت دعا کے لئے ۔(۴۹)

## بکار بن الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

بـكـار بـن الـحسـن بـن عُثـمَـان بن زِيَاد بن عبد الله الْفَقِيه الْعَنْبَرى الْأَصْبَهَانِيّن وَدفن بالقرافة وقبره مَشْهُور يزار ويتبرک بِهِ وَيُقَال إِن الدُّعَاء عِنْد قَبره مستجاب .

ترجمہ: امام عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت بکار بن الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تدفین قرافہ میں کی گئی اور ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے، اور یہ کہا جاتا ہے کہ ان کے مزار شریف کے پاس دعا قبول ہوتی ہے ۔(۵۰)

## امام علی بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

عـلـى بـن أحـمـد بـن خـلـف بن محمد بن الباذش الأنصارى وقبره مشهور، يتبرّك به الناس.

ترجمہ: امام ابن الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام علی بن احمد الانصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور لوگ وہاں سے برکت حاصل کرتے ہیں ۔(۵۱)

## حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس دعا

قـال ابـن حبـان رحـمة الـلـه تـعـالـى عليه وقبر فُضَيْل بْن عِيَاض بْن مَسْعُود رَحِمَه اللَّه مَشْهُور يزار قد زرته مرَارًا.

ترجمہ: امام ابن حبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں : حضرت فضیل بن عیاض بن مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف بہت مشہور ہے میں نے خود اس کی کئی بار زیارت کی ہے ۔(۵۲)

## الشیخ عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

عبـد السلام بن علی بن عمر بن سید الناس أبو محمد المالكی قال الامام ابن الجزری رحمة الله تعالی علیه
ودفـن ببـاب الـصـغيـر وقبـره مشهـور للزيارة وزرته مع شيخنا ابن اللبان.

ترجمہ: امام ابن جزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: الشیخ عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تدفین باب الصغیر میں ہوئی اور ان کی قبر شریف بہت مشہور ہے، میں نے بھی اپنے شیخ ابن اللبان کے ساتھ زیارت کی ہے (۵۲)۔

## امام القاسم بن فیرہ کا مزار شریف

قـا ل الامـام ابـن الـجـزری رحـمـة الـلــه تعالی علیـه وقبره مشهور معـروف يقصد للزيارة ,وقـد زرتـه مرات ورأيت بر كة الدعاء عند قبره بالإجابة -رحـمه الله ورضی عنه.

ترجمہ: امام ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام قاسم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف بہت مشہور ومعروف ہے، اس کی زیارت کا قصد کیا جاتا ہے، اور میں نے کئی اس کی زیارت کی ہے، اور میں نے یہ برکت دیکھی ہے کہ جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ (۵۳)

## امام عبداللہ المغربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

عبـد الله المغربی الأَصْل ثمَّ الْمصْرِیّ الْمَشْهُور بالمنوفی وَمَات فِی الـطَّـاعُـون الْـعَـام فِـی رَمَضَان سنة ۷۴۹ھ) وقبـره مَشْهُـور يتبرك بزيارته .

ترجمہ: امام ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام عبداللہ المغربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف طاعون کے سبب (۷۴۹ھ) رمضان المبارک میں ہوا، ان

کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۵۴)

## شیخ مخلص بابا کا مزار

الشَّیُخ الُعَارِف بِاللّٰه تَعَالٰی عاشق باشا ابُن الشَّیُخ مخلص بَابا .وقبره مَشُهُور هُنَاکَ تستجاب عِنُده الدَّعُوَات وَالنَّاس یتبر کون بِه.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ فرماتے ہیں: شیخ مخلص بابا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی قبر مبارک (جو کہ ترکی میں ہے) بہت مشہور ہے، اور وہاں دعا قبول ہوتی ہے، اور لوگ وہاں سے برکت حاصل کرتے ہیں۔(۵۵)

## شیخ معروف رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار

وبنی علی قَبره قبَّة وقبره مَشُهُور یزار ویتبرکَ بِهِ .

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: شیخ معروف رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار شریف پر گنبد بنایا گیا ہے اور ان کی قبر بہت مشہور ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۵۶)

## شیخ شہاب الدین السیواسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار

الُعَالـم الُعَامِل والفاضل الُکَامِل الُعَارِف بِاللّٰه الشَّیُخ شهَاب الدّین السیواسی ثمَّ الایاثلوغی وَمَات فِی حُدُود الثَّمَانِینَ من الُمِائَة الثَّامِنَة وَدفن بهَا وقبره مَشُهُور یزار ویتبرک بِهِ.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۸۸۰ھ) کی حدود میں فوت ہوئے اور ان کا مزار شریف ترکی میں ہے، اور ان کی قبر بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۵۷)

## الشَّیُخ الُعَارِف بِاللّٰہ الشَّیُخ حَامِد بن مُوسَی القیصری کا مزار شریف

مَـاتَ قـدس سـره بِـمَـدِینَة اقسـرای وقبـره مَشُهُور هُنَاکَ یـزار ویتبرک بِهٖ قدس سره الُعَزِیز.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: شیخ حامد بن موسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال اقسر شہر میں ہوا تھا، اوران کا مزار شریف مشہور ہے، اور اسکی زیارت کی جاتی ہے، اوراس سے لوگ برکت حاصل کرتے ہیں۔ (۵۸)

## شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

الشَّیُخ شـمـس الدّین مُحَمَّد بن عَلیّ الُحُسَیُنِی البُخَارِیّ قدس الله سـره الُعَزِیز مَاتَ قدس سره بِمَدِینَة بروسا فِی سنة ثَلاث وَثَلاثِینَ وَقیل سـنـة اثُنَتَیُنِ وَثَلاثِینَ وَثَمَانمِائَة وَدفن بهَا وقبره مَشُهُور هُنَاکَ یعرفهُ کل أحُدُ یزورونه ویتبرکون بهٖ.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف بروسا میں (۸۳۳ یا ۸۳۲ھ میں ہوا اوران کی تدفین بھی وہیں پر ہی ہوئی، اوران کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور ہر ایک ان کے مزار کو جانتا ہے اورلوگ اس کی زیارت کرتے ہیں اور برکت حاصل کرتے ہیں۔ (۵۹)

## الشَّیُخ الُعَارِف بِاللّٰہ الُحَاج بیرام الانقروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

مَـاتَ رَحـمَـه الـلـه ببلدة انقره وَدفن بهَا وقبره مَشُهُور هُنَاکَ یزار ویتبـرک بِهٖ وتستجاب عِنُده الدَّعُوَات وتستنزل بِهِ البرکات قدس سره.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: حاجی بیرام رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف انقرہ (ترکی) میں ہوا، اوران کا مزار شریف وہاں بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے، اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے، اور وہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں، اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔(۶۰)

## شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

اَلْعَارِف بِاللّٰہ الشَّیْخ عبد الرحیم بن الامیر عَزِیز المرزیفونی مَاتَ قدس سرہ بوطنه مرزیفون وَدفن هُنَاکَ وقبرہ مَشْهُور هُنَاکَ یزار ویتبرک بِهِ

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال بوطنہ مرزیفون (ترکی) میں ہوا اوران کی تدفین بھی وہیں ہوئی، اوران کا مزار شریف بہت مشہور ہے اوراسکی زیارت کی جاتی ہے اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۶۱)

## الشیخ مصلح الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

اَلْعَارِف بِاللّٰہ تَعَالَی الشَّیْخ مصلح الدّین المشتهر بامام الدباغین بِمَدِینَة ادرنه مَاتَ رَحمَه الله تَعَالَی بِمَدِینَة ادرنه وقبرہ مَشْهُور هُنَاکَ یزار ویتبرک بِهِ قدس سرہ.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: الشیخ مصلح الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف ادرنہ (ترکی) میں ہوا، اوران کی قبر شریف بہت مشہور ہے، اوراس کی زیارت کی جاتی ہے، اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۶۲)

## سید ولائت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

الشَّیخ الْعَارِف بِاللّٰه تَعَالَی السَّیِّد ولایت وَدفن بهَا فِی جَانب من دَاره وقبره مَشْهُور هُنَاکَ یزار ویتبرک بِهِ.

ترجمہ: امام طاشکبری زادہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: سید ولائت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تدفین ان کے گھر میں ہوئی اور ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے، اور اس کی زیارت کی جاتی ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔

## ابو عبد اللہ محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

توفی الشَّیخ الْکَبِیر وَالْعلم الشهیر قطب العارفین وسلطان العاشقین أَبُو عبد الله مُحَمَّد بن عَلیّ بن مَحْمُود بن ابراهیم بن مُحَمَّد السودی الشهیر بالهادی الیمنی بتعز وقبره مَشْهُور بهَا یزار وَعَلِیهِ قبَّة عَظِیمَة.

ترجمہ: امام محی الدین عبد القادر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف تعز میں ہوا، اور ان کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے اور مزار شریف پر ایک بہت بڑا گنبد بنا ہوا ہے۔ (٦٤)

## الشیخ عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

قال الامام تلمسانی رحمةالله تعالی علیه دفن بمسجد الصابرین، وقبره مشهور مقصود الإجابة، نفعنا الله به، وقد زرته مرارا لا أحصیها، ودعوت الله عنده بما أرجو قبوله.

ترجمہ: امام تلمسانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: الشیخ عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تدفین مسجد صابرین میں ہوئی، اور ان کا مزار شریف [illegible] ت کے حوالے سے

بہت مشہور ہے، اللہ تعالی نے مجھ پر کرم فرمایا ہے لاتعداد بار میں نے ان کے مزار شریف کی زیارت کی ہے، میں نے جو بھی دعائیں اللہ تعالی سے ان کے مزار شریف کے پاس کی ہیں مجھے ان کے پورا ہونے کی امید ہے۔(٦٥)

## الشیخ عبدالہادی کا مزار شریف

أن تـوفـي فـي سـنة ثلاث وعشرين وتسعمائة ودفن بتربة له هناك وقبره مشهور يزار ويتبرك به.

ترجمہ: امام خلیل رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: الشیخ عبدالہادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف ۹۲۳ھ) میں ہوا، ان کی قبر شریف بہت مشہور ہے اور اسکی زیارت کی جاتی ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(٦٦)

## امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

السيد محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز بن أحمد بن عبد الرحيم عابدين الدمشقي وقبره مشهور هناك، عليه جلالة يقصد لطلب الحوائج ويزار .رحمه الله تعالى.

ترجمہ: امام میدانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف بہت مشہور ہے اور اس پر جلالت نظر آتی ہے، طلب حاجت کے لئے لوگ حاضر ہوتے ہیں، اور اسکی زیارت کی جاتی ہے۔(٦٧)

## الشیخ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف

حسن بن الحسن السجزی الأجميری الشيخ الإمام الزاهد الكبير الحسن بن الحسن السجزی شيخ الاسلام معين الدين الأجميری وأقام بمدينة لاهور واعتكف على قبر الهجويری والزنجانی، ثم

قدم دهلي ثم سار إلى أجمير، وقبره مشهور ظاهر بمدينة أجمير يزار ويتبرك به.

ترجمہ: علامہ عبدالحی لکھتے ہیں: حضرت خواجہ معین الدّین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے لاہور میں قیام کیا اور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی قبر مبارک پر اعتکاف کیا اور شاہ زنجانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار شریف پر بھی اعتکاف کیا، پھر دہلی آئے اور وہاں اجمیر شریف آگئے ،اوران کا مزار شریف اجمیر شریف میں مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے،اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے(٦٨)

## الشیخ ابوالغیث کے مزار سے خوشبو

دفن قبلي مدرسته بهَا وقبره مَشْهُور يزار ويجد الزائر مِنهُ رَائِحَة الْمسک خُصُوصا لَيْلَة الْجُمُعَة سنة سبع وَخمسين وستِمِائَة.

ترجمہ: امام بہاء الدین الجندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: شیخ ابوالغیث رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف (٦٥٧ھ) میں ہوااوران کی تدفین ان کے مدرسے کے سامنے ہوئی ،اوران کا مزار شریف بہت مشہور ہے، آج بھی جولوگ زیارت کرنے جاتے ہیں ان کوکستوری کی خوشبوآتی ہے خاص طور پر شب جمعہ کو۔(٦٩)

## ابوبکر بن اِسعَدُ بن حُسَین کا مزار شریف

وَكَانَت وَفَاته فِي شهر صفر سنة ارْبَعْ وَخمسين وستِمِائَة وقبره مَشْهُور مَقْصُود للزيارة وَطلب الْحَوَائِج.

ترجمہ: امام بہاء الدین الجندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام ابوبکر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی وفات صفر المظفر (٦٥٤ھ) میں ہوئی ،اوران کی قبر شریف بہت مشہور ہے اس کی زیارت کےلوگ آتے ہیں اوراپنی حاجات اللہ تعالی سے آپ کے توسل سے طلب کرتے ہیں۔(٧٠)

## مُحَمَّد بن احُمَد بن ابراھیم بن الخزف کا مزار شریف

حَتّٰی توفّی علی راس سَبْعِمائة وَخمُس( ۵۰۷) وقبره مَشْهُور يزار ويتبرک بِهِ

ترجمہ: امام بہاء الدین الجندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف ۵۰۷ھ) میں ہوا، اوران کی قبر شریف بہت مشہور ہے اوراس کی زیارت کی جاتی ہے اوراس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔(۷۱)

## مزار امام شافعی رضی اللہ عنہ

قال الامام ابن حبان رحمة الله تعالى عليه وقبر الامام مَشْهُور يزار .

ترجمہ: امام ابن حبان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف بہت مشہور ہے اوراس کی زیارت کی جاتی ہے۔(۷۲)

## حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کے مزار کے پاس دعا

نفيسة السَّيِّدَةُ المُكَرَّمَةُ الصَّالِحَة ابْنَةُ ا العَلَوِيَّةُ الحَسَنِيَّةُ، وَقِيلَ :كَانَتْ مِنَ الصَّالِحَاتِ العَوَابِدِ، وَالدُّعَاء مُسْتَجَابٌ عِنْدَ قَبْرِهَا، بَلْ وَعِنْدَ قُبُورِ الأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَفِي المَسَاجِدِ وَعَرَفَةَ وَمُزْدَلِفَةَ وَفِي السَّفَرِ المُبَاحِ، وَفِي الصَّلاَةِ وَفِي السَّحَرِ وَمِنَ الأَبَوَيْنِ، وَمِنَ الغَائِبِ لأَخِيْهِ وَمِنَ المُضْطَرِ وَعِنْدَ قُبُوْرِ المُعَذَّبِيْنَ وَفِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِيْنٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ) (غافر ٦٠)وَلاَ يُنْهَى الدَّاعِي عَنِ الدُّعَاءِ فِي وَقْتٍ إِلَّا وَقْتَ الحَاجَةِ، وَفِي الجِمَاعِ وَشِبْهِ ذٰلِكَ وَيَتَأَكَّدُ الدُّعَاءُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَدُبُرَ المَكْتُوبَاتِ وبعد الأذان.

ترجمہ: سیدہ نفیسہ صالحہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی اولاد میں سے ہیں، امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: کہا گیا کہ ہے آپ رضی اللہ عنہا نیک اور صالحہ تھیں، اور

یہ بھی کیا گیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کے مزار کے پاس دعا قبول ہوتی ہے، بلکہ ہر وہ مقام دعا کی قبولیت کا ہے جہاں پر کسی اللہ تعالی کے نبی کا مزار ہو یا اولیاء اللہ کا مزار ہو، اور مساجد میں اور مزدلفہ میں سفر مباح میں اور نمازوں میں سحر کے کے وقت میں والدین کی دعا اور کسی بھائی کے لئے پیٹھ کے پیچھے دعا کرنا اور مجبور کی طرف سے دعا، معذبین کے قبور کے پاس دعا اور ہر وقت اللہ تعالی اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: تم دعا مانگو میں قبول کروں گا، دعا کرنے والے کو کسی وقت بھی دعا سے منع نہیں کیا گیا سوائے قضائے حاجت کے وقت اور جماع کے وقت ۔دعا کی تاکید کی گئی ہے راتوں میں اور فرض نمازوں کے بعد اور آذان کے بعد (۷۴)

## معروف کرخی کے مزار کے پاس دعا

وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ الحَرْبِيِّ قال :قبر معروف الترياق المجرب .يريد إجابة دعاء المضطر عِنْدَهُ لأَنَّ البِقَاعَ المُبَارَكَةِ يُسْتَجَابُ عِنْدَهَا الدُّعَاءُ، كَمَا أَنَّ الدُّعَاءَ فِي السَّحرِ مَرْجُوٌّ، وَدُبُرَ المَكْتُوبَاتِ، وَفِي المَسَاجِدِ بَلْ دُعَاءُ المُضْطَرِ مُجَابٌ فِي أيِّ مَكَانٍ.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل فرماتے ہیں: کہ امام ابراہیم الحربی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار شریف تریاق مجرب ہے، امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: امام ابن حربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مقصد یہ ہے کہ جو مجبور لوگ آ کر دعا کرتے ہیں ان کی دعا اللہ تعالی قبول فرماتا ہے، اس لئے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار شریف کا احاطہ بڑا مبارک ہے اس لئے وہاں پر دعا قبول ہوتی ہے، جیسا کہ سحری کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، فرض نمازوں کے بعد اور مساجد میں بلکہ مجبور شخص کی دعا تو جہاں پر کرے اللہ تعالی اس کو قبول فرماتا ہے، (۷۵)

## ہارون الرشید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مقامات مقدسہ دعائیں کرنا

وروى حُسَيْنُ بنُ فَهْمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بنِ مُسَبِّحِ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بنُ عَبْدِ

اللهِ قَالَ :قَالَ لِي الوَاقِدِيُّ :حَجَّ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ فَوَرَدَ المَدِيْنَةَ فَقَالَ لِيَحْيَى بنِ خَالِدٍ :ارْتَدْ لِي رَجُلاً عَارِفاً بِالمَدِيْنَةِ وَالمَشَاهِدِ، وكيف كَانَ نُزُوْلُ جِبْرِيْلَ عَلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -وَمِنْ أَيِّ وَجْهٍ كَانَ يَأْتِيْهِ، وَقُبُوْرِ الشُّهَدَاءِ؟ فَسَأَلَ يَحْيَى فَكُلُّ أَحَدٍ دَلَّهُ عَلَيَّ فَبَعَثَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَوَاعَدَنِي إِلَى عِشَاءِ الآخِرَةِ، فَإِذَا شُمُوْعٌ فَلَمْ أَدَعْ مَشْهَداً، وَلاَ مَوْضِعاً إِلاَّ أَرَيْتُهُمَا فَجَعَلاَ يُصَلِّيَانِ، وَيَجْتَهِدَانِ فِي الدُّعَاءِ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَ لِي بُكْرَةً بِعَشْرَةِ آلاَفِ دِرْهَمٍ.

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں مجھے امام واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ ہارون رشید رحمہ اللہ تعالیٰ جب حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے یحیی بن خالد کو کہا کہ کوئی ایسا عالم تلاش کرو جو مدینہ منورہ کے مشاہد اور مقدس مقامات کو جانتا ہو، اور شہدا کے مزارات کا علم رکھتا ہو، اور نزول وحی کے مواقع جانتا ہو، لوگوں نے یحیی کو امام واقدی کا نام لیا، اس نے آدمی بھیج کر امام واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلایا، اور کہا کہ امیر المومنین کی خواہش ہے کہ آپ عشا کی نماز ان کے ساتھ ادا کریں ، میں نے عشا کی نماز مسجد نبوی شریف ادا کی، اور باہر نکل کر دیکھا تو دو گھڑ سوار موجود تھے، اور سامنے روشنی ہو رہی تھی، یحیی بن خالد نے مجھے بلایا، میں ان دونوں کو مسجد نبوی شریف کے مقدس مقامات دکھائے، دونوں نے مقام جبریل پر دو نفل ادا کیے، اس کے بعد داونوں کو لیکر مدینہ منورہ کے مشاہد اور مزارت کی زیارات کراتا رہا دونوں ہر مقام پر دو دو نفل ادا کرتے تھے اور دعا کرتے تھے، ساری رات یہی معاملہ رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر خلیفہ ہارون الرشید نے مجھے اس خدمت کے عوض دس ہزار دینار دینے کا حکم دیا۔ (۷۶)

## امام المحدث صالح بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

وَيُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ عِنْدَ قَبْرِهِ.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام محدث صالح بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔(۷۷)

## امام ابوبکر الاصبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

الإمام العلامة الصالح، شيخ المتكلمين، أبو بكرن محمد بن الحَسَنِ بنِ فُوْرَکَ الأَصْبَهَانِيّ.

، فَمَاتَ بِقُرْبِ بُسْت وَنُقِلَ إِلَى نَيْسَابُوْرَ، ومشهده بالحيرة يزار، ويستجاب الدعاء عنده.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امام ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف بست میں ہوا پھر ان کو نیشاپور منتقل کیا گیا، انکی خانقاہ حیرہ میں ہے اور ان کے مزار شریف کی زیارت کی جاتی ہے، اور ان کے مزار شریف کے قریب دعا قبول ہوتی ہے۔(۷۸)

## امام ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف

الشَّيْخُ الإِمَامُ الفَقِيْهُ القُدْوَةُ، مُسْنِدُ الدِّيَارِ المِصْرِيَّة، القَاضِي، أَبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنُ الحَسَنِ بنِ الحُسَيْنِ بنِ مُحَمَّدٍ المَوْصِلِيّ الأَصْل، المِصْرِيّ، الشَّافِعِيّ، الخِلَعِي، صَاحِب "الفَوَائِد العِشْرِيْنَ" وَرَاوِي السِّيرَة النَّبوِيَّة.

قَالَ ابْنُ الأَنْمَاطِيّ: قَبْرُ الخِلَعِي بِالقَرَافَة يُعرَفُ بقبر قاضي الجن وَالإِنْس، يُعْرَفُ بِإِجَابَة الدُّعَاء عِنْدَهُ.

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ امام ابن الانماطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: امام ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف قاضی الجن والانس کے نام سے معروف ہے اور یہ بات بھی بڑی مشہور ہے کہ وہاں دعا قبول ہوتی ہے۔(۷۹

# روضہ نبوی کے خدّام

رسول اللہ ﷺ کا روضہ مبارک ہو یا کسی اور بزرگ کا مزار شریف اس کے قرب اور اس کی خدمت کو صوفیاء کے نزدیک حصول فیض کا بہت بڑا ذریعہ جانا جاتا ہے اور یہی نظریہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کی خدمت کرنا اور اس کو خوشبو لگانا اور اس کی حفاظت کرنا اور رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کی مجاورت اختیار کرنا اس باب میں ہم یہی مسئلہ ثابت کریں گے اللہ تعالی اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں ہماری دنیا و آخرت اچھی فرمائے۔

## روضہ مبارک پر لوبان کی دھونی دینے والے

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي الطَّاهِرِ بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، أَنَّ أَبَا الْحُوَيْرِثِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نُعَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَقَدْ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ لَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ,وَمَنْ كَانَ لَأَنْ يُحْرَقَ بِالنَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْتَدَّ عَنْ دِينِهِ ,وَمَنْ كَانَ يُحِبُّ لِلَّهِ وَيُبْغِضُ لِلَّهِ

وَإِنَّمَا سُمِّيَ الْمُجَمِّرَ لِأَنَّهُ كَانَ يُجْمِرُ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ,وَهُوَ مِنْ مَوَالِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

ترجمہ: حضرت ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ کو حضرت نعیم بن عبداللہ المجمر نے خبر دی اور ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے بڑھ کوئی شئ اس کے نزدیک محبوب نہ ہو، ایمان لانے کے بعد ایمان سے پھرنا ناپسند اور آگ میں جانا اس کے نزدیک دین سے پھرنے سے آسان ہو، اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھے۔

یہ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نام المجمر رکھا گیا تھا کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارکہ پر لوبان کی دھونی دیا کرتے تھے، اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے تھے۔ (۸۰)

نوٹ: یہ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک پر لوبان کی دھونی دیا کرتے تھے ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حکم

دیا ہوا تھا، وہاں کسی صحابی نے ان کو منع نہ کیا کہ اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا کہ جناب یہ تو جائز نہیں ہے آپ کیوں کر رہے ہیں۔

## رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارکہ کی حفاظت کرنے والے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ :نا مَرَّارُ بْنُ حَمُّوَيْهِ الْهَمَذَانِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَبُو زَكَرِيَّا الْمَدَنِيُّ، حَافِظُ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ

ترجمہ: یحیی بن اسعید ابوزکریا المدنی رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کی حفاظت کرنے والے تھے۔(۸۱)

## رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارکہ زیارت کرانا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ :اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَتْ لَهَا عَنْهُ فَبَكَتْ حَتَّى مَاتَتْ .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کا مزار شریف ان کے لئے کھول دیں تا کہ وہ زیارت کر لے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب رسول اللہ ﷺ کے روضہ شریفہ کا دروازہ کھول دیا تو وہ رونے لگی، اتنا روئی کہ وہیں پر ہی فوت ہوگئیں۔(۸۲)

## ایک دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار فرشتے خدمت میں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى

عَائِشَةَ، فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ :: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، حَتَّى يَحُفُّوا بِقَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا، عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا

انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ، خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّونَهُ.

وفی روایة السیوطی (یوقرونه.)

وصححه الابانی فی فضل الصلوة علی النبی ﷺ

قال الامام عبدالملک بن محمد بن ابراهیم النیسابوری فی شرف المصطفی ﷺ )إسناده جید جید

ترجمہ: حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو وہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر کر رہے تھے، حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر دن جیسے ہی دن طلوع ہوتا ہے ستر ہزار فرشتے رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس پر حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کو اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پر رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کے ساتھ لگاتے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک پر درود شریف پڑھتے ہیں یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے یہ چلے جاتے ہیں اور دوسرے آجاتے ہیں وہ بھی یہی عمل کرتے ہیں یہاں تک کہ زمین پھٹ جائے گی اور رسول اللہ ﷺ اپنے مزار مبارک سے باہر تشریف لائیں گے اور ستر ہزار ملائکہ کے جھرمٹ میں میدان محشر میں جلوہ فرما ہوں گے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی توقیر کرتے ہیں۔

اس حدیث مبارک کو البانی نے اپنی کتاب فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ میں صحیح

قرار دیا ہے۔

امام عبدالملک بن محمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب شرف المصطفی ﷺ میں اس کی سند کو جید قرار دیا ہے۔(۸۳)

## رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کی مجاورت اختیار کرنا

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صُبَيْحٍ نا عَبْدُ اللهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ نا إِسْحَاقُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَا لَكَ تَرَكْتَ مُجَاوَرَةَ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاوَرْتَ الْمَقَابِرَ؟ قَالَ " :وَجَدْتُهُمْ جِيرَانَ صِدْقٍ يَكُفُّونَ أَلْسِنَتَهُمْ وَيُذَكِّرُونَ الْآخِرَةَ "

ترجمہ: حضرت محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی آپ نے رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف کی مجاورت کیوں ترک کی ؟اور جنت البقیع کی مجاورت کیوں اختیار کر لی؟،مولا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کہ میں نے ان کو سچا پڑوسی پایا یہ اپنی زبان کو روک کر رکھتے ہیں اور آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔(۸۴)

اس حدیث پاک میں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے جنت البقیع کی مجاورت کیوں اختیار کی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی مجاورت کیوں ترک کی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں فرمایا: قبور کی مجاورت حرام ہے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ بیان فرمائی،اس سے ثابت ہوا کہ مجاورت کو حرام کہنا ہی شرعاً جائز نہیں ہے۔

## حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مجاورت اختیا کرنا

ویسأل ابو ذر رضی الله عنه عُثْمَان الإذن لَهُ فِي مجاورة قبر رَسُول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فیأذن لَہُ فِی ذٰلِکَ.

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ مجھے رسول اللہ کی قبر انور کی مجاورت اختیار کرنے کی اجازت دی جائے، تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت عطا فرمائی۔(۸۵)

اس حدیث پاک میں یہ واضح طور پر موجود ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ یہ نہیں کہہ رہے کہ مجھے آپ مدینہ منورہ میں رہنے دیں بلکہ آپ رضی اللہ عنہ سوال یہ کر رہے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کی مجاورت اختیار کرنے دی جائے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ اجازت ہے اس بات کی دلیل ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے درمیان اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہ تھا۔

## مدینہ منورہ کیوں بہتر ہے؟

قال الامام ابن عبدالبر رحمة الله تعالى عليه :فى هذالحديث ﴿ والمدينة خيرلهم لو كانوا يعلمون﴾فقيل : فيه خير لهم من اجل انهالايدخلهاالطاعون ولاالدجال ، وقد قيل : من اجل فضل مسجد رسول الله ﷺ والصلوة فيه ومجاورة قبره .

ترجمہ: امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث پاک کے ضمن میں فرماتے ہیں ﴿رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ جانے تو﴾ یہ بھی کہا گیا کہ مدینہ منورہ ان کے لئے اس لئے بہتر ہے کہ اس میں نہ تو طاعون داخل ہوگا اور نہ ہی دجال داخل ہوگا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے مسجد شریف ہے اور رسول اللہ ﷺ کا مزار مبارک کا پڑوس ہے۔(۸۶)

## حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے قبر کے مجاور

علی بن مُحَمَّد بن الجزری قَالَ الباخرزی فی الدمیۃ اقام فی مجاورۃ قبر مُعَاوِیَۃ بِالشَّام۔

ترجمہ: علی بن محمد بن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق امام باخرزی نے اپنی کتاب الدمیہ میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کی ملک شام میں مجاورت اختیار کی۔(۸۷)

## امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مجاورت اختیار کرنا

حَدَّثَنِی أبو الحسین علی بن محمد بن جعفر العطار الأصبهانی بالری، قَالَ :سمعت أبا الهیثم الکشمهینی، یقول :سمعت محمد بن یوسف الفربری، یقول قَالَ لی محمد بن إسماعیل البخاری :ما وضعت فی کتاب الصحیح حدیثا إلا اغتسلت قبل ذلک وصلیت رکعتین.

حَدَّثَنِی محمد بن أبی الحسن الساحلی، قَالَ :أخبرنا أحمد بن الحسن الرازی، قَالَ :سمعت عبد الله بن عدی، یقول :سمعت عبد القدوس بن همام، یقول :سمعت عدة من المشایخ یقولون : حول محمد بن إسماعیل البخاری تراجم جامعه بین قبر النبی صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ومنبره، وکان یصلی لکل ترجمة رکعتین.

ترجمہ: محمد بن یوسف الفربری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مجھے امام محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے صحیح بخاری میں ہر حدیث لکھنے سے پہلے غسل کیا ہے اور دو رکعت نماز ادا کی ہے۔

عبد القدوس بن الھمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ میں نے بہت سے مشائخ کرام سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ امام محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب صحیح

بخاری کے ترجمۃ الباب جتنے بھی ہیں سارے کے سارے رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس اور منبر مبارک کے درمیان لکھے ہیں اور ہر ترجمۃ الباب سے پہلے آپ دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔(۸۸)

جو لوگ بات بات پر بخاری بخاری کرتے ہیں ان کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

## امام کرمانی کا قبر کی مجاورت اختیار کرنا

وقال الامام الکرمانی :قد کنت متشرفاً عند شرح ھذا الباب بابتداء مجاورة قبره المبارک -یعنی قبر ابن عباس.

ترجمہ: امام کرمانی شارح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ اس باب کی شرح کرنے کے وقت یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مزار مبارک کی مجاورت میں تھا۔(۸۹)

امام کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قبر مبارک کی مجاورت کو شرف کہہ رہے ہیں مگر آج کے لوگ اسی کو شرک کہہ رہے ہیں.

# حوالہ جات


(۱) (۱) السنن الکبریٰ للبیہقی (۵:۲۴۵)

(۲) موطا امام مالک (۲:۲۳۱)

(۳) فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامام ازدی (۱:۸۳)

(۴) الاستذکار لامام قرطبی (۲:۳۲۳)

(۵) شرح الزرقانی علی الموطا (۱:۵۷۳)

(٦) شرح الموطأ مالک بن أنس الأصبحی المدنی (المتوفی: ۱۷۹ھ) (۲۶:۳۲)

(۷) مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (۱:۳۵۲)

(۸) جلاء الافہام لابن قیم جوزی (۱:۹۹۳)

(۹) نضرۃ النعیم فی مکارم أخلاق الرسول الکریم۔ صلی اللہ علیہ وسلم (۱:۵٦۳)

(۱۰) امتاع الاسماع (۱۰:۳۸۱)

(۱۱) الطبقات الکبریٰ (لابن سعد (۳:۲۱۰)

(۱۲) جمل من أنساب الأشراف للبلاذری (۱۰:۹٦)

(۲) (۱) المعجم الکبیر للطبرانی (۱:۱٦٦)

(۲) المختارۃ لضیاء المقدسی (۴:۱۰۵)

(۳) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (۸:٦۴۔٦۵)

(۳) (۱) الدر المنثور (۱:۵۷۰)

(۲) شعب الایمان للبیہقی (۶:۵۳)

(۳) القَولُ البَدِیعُ فی الصَّلاۃِ عَلَی الحَبِیبِ الشَّفِیعِ

لامام سخاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱:۲۱۲)

(۴) الاخنائیۃ لابن تیمیہ (۱:۴۱۱)

(۵) احیاء العلوم (۴:۴۹۱)

(۶) شرف المصطفی (۳:۱۸۰)

(۷) الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ (۲:۱۹۸)

(۸) امتاع الاسماع (۱۴:۶۱۸)

(۹) حاشیہ حقوق النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اُمتہ فی

ضوء الکتاب والسنۃ (۲:۶۰۶)

(۱۰) ارشیف ملتقی اہل الحدیث ا (۲۶:۳۷۶)

(۴) (۱) مصنف ابن ابی شیبہ (۶:۳۵۶)

(۲) دلائل النبوۃ للبیہقی (۷:۴۷)

(۳) الاستعاب لابن عبدالبر (۳:۱۱۴۹)

(۴) شفاء السقام للسبکی (۱:۱۳۰)

(۵) کنز العمال لعلی متقی ہندی (۸:۴۳۱)

(۶) اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیہ (۱:۳۷۳)

(۷) البدایہ والنہایہ (۵:۱۶۷)

(۸) الاصابۃ لابن حجر (۳:۴۸۴)

(۹) ا لصواعق المرسلۃ الشہابیۃ علی الشبہ الداحضۃ الشامیۃ

(۱:۱۷۰)

(۱۰) ارشیف ملتقی اہل الحدیث (۳۹: ۱۶۷)

(۱۱) وفاء الوفاء (۴: ۱۳۷۴)

(۵) (۱) تہذیب الاسماء لامام نووی

(۱: ۳۰۸۔۳۰۹)

(۲) منتہی السؤل علی وسائل الوصول إلی

شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشحاری (۴: ۱۵۳)

(۶) (۱) مصنف ابن ابی شیبہ (۲: ۱۵۰۱)

(۲) مسند ابی یعلی الموصلی (۱: ۳۶۱)

(۳) الأحادیث المختارۃ أو المستخرج من الأحادیث المختارۃ مما

لم یخرجہ البخاری ومسلم فی صحیحیہما لامام المقدسی (۲: ۴۹)

(۴) جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد (۲: ۶۱)

(۷) ایضاً (۱: ۴۲۸)

(۸) الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ (۲: ۴۱)

(۹) الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ (۲: ۴۱)

(۱۰) (الغنیۃ لطالبی طریق الحق ص: ۳۴ ط احیاء التراث

(۱۱) (الغنیۃ لطالبی طریق الحق ص: ۳۴ ط احیاء التراث العربی

(۱۲) خلاصۃ الوفاء (۱: ۴۲۸)

(۱۳) خلاصۃ الوفاء (۱: ۴۲۸)

(۱۴) ایضاً (۱: ۴۲۸)

(۱۵) خلاصۃ الوفاء (۱: ۴۲۸)

(۱۶) خلاصۃ الوفاء (۱: ۴۲۸)

(۱۷) سیر اعلام النبلاء (۴: ۵۸)

(۱۸) مشاہیر علماء الأمصار وأعلام فقہاء الأقطار (۱:۱۳۵)

(۱۹) اسد الغابہ (۱:۶۹۷)

(۲۰) تہذیب الأسماء واللغات لامام نووی (۱:۱۰۳)

(۲۱) المؤتلِف والمختلِف لامام دارقطنی (۱:۳۳۵)

(۲۲) اسد الغابہ (۲:۲۴)

(۲۳) تہذیب الأسماء واللغات لامام نووی (۱:۱۶۹)

(۲۴) تہذیب الأسماء واللغات لامام نووی (۱:۳۳۷)

(۲۵) اسد الغابہ (۴:۲۰۵)

(۲۶) الآحاد والمثانی لامام ابن ابی عاصم (۱:۱۶۳)۔

(۲۷) (۱) تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی (۳۸۸)

(۲) ارشیف ملتقی اہل الحدیث۲ (۳۳:۴۴۹)

(۳) رشیف ملتقی اہل الحدیث (۳:۲۵:۲۶۶)

(۲۸) (۱) کتاب الثقات لابن حبان (۸:۴۵۷)

(۲) ارشیف ملتقی اہل الحدیث۱ (۳۳:۴۴۹)

(۳) ارشیف ملتقی اہل الحدیث۲ (۴۸:۳۷)۔

(۴) ارشیف ملتقی اہل الحدیث۳ (۲۵:۲۶۶)

۲۹) تاریخ بغداد (۱:۱۲۳)

(۳۰) ارشاد الساری شرح البخاری لامام قسطلانی (۱:۳۹)

(۳۱) ارشاد الساری شرح البخاری لامام قسطلانی (۱:۳۹)

(۳۲) ارشاد الساری شرح البخاری لامام قسطلانی (۱:۳۹)

(۳۳) تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج لامام ابن حجر (۳:۲۰۰)

(۳۴) ارشاد الساری شرح البخاری لامام قسطلانی (۱:۳۲)

(۳۵) (۱) دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین لابن علان الشافعی (۵:۲۰)

(۲) )تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج لعلامہ ابن حجر (۳:۲۰۰)

(۳۶) جزء فیہ ذکر ترجمۃ الطبر انی لامام ابن مندہ (۱:۳۳۴)

(۳۷) تہذیب الأسماء واللغات لامام نووی (۱:۱۱۲)

(۳۸) تہذیب الأسماء واللغات لامام نووی (۱:۱۱۲)

(۳۹) (۱) وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان لابن خلکان (۱:۱۸۰)

(۲) تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام لامام ذہبی (۶:۳۰۳)

(۴۰) وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان لابن خلکان (۴:۲۶۲)

(۴۱) تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام لامام ذہبی (۷:۸۶۳)

(۴۲) تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام لامام ذہبی (۱۰:۵۶۳)

(۴۳) تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام لامام ذہبی (۱۱:۴۰۸)

(۴۴) تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام لامام ذہبی (۱۱:۵۰۹)

(۴۵) سیر اعلام النبلاء (۱۴:۱۲۴)

(۴۶) سیر اعلام النبلاء (۱۴:۴۱۵)

(۴۸) (۱) الوافی بالوفیات امام صلاح الدین خلیل بن ایبک (۲۹:۱۱۰)

(۲) طبقات الاولیاء لابن ملقن (۱:۴۸۱)

(۴۹) طبقات الشافعیہ لامام سبکی (۸:۵۵)

(۵۰) الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ لامام عبدالقادر بن محمد بن نصر اللہ

(۱:۱۷۰)

(۵۱) الإحاطۃ فی أخبار غرناطۃ لابن خطیب (۴:۷۸)

(۵۲) الثقات لابن حبان (۷:۳۱۵)

(۵۲) غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء لامام ابن الجزری (۱:۳۸۷)

(۵۳) غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء لامام ابن الجزری (۲:۲۳)

(۵۴) الدرر الکامنۃ فی أعیان المائۃ الثامنۃ لامام ابن حجر العسقلانی

(۳:۹۸)

(۵۵) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ

لامام طاشکبری زادہ (۱:۸)

(۵۶) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ لامام طاشکبری زادہ (۱:۱۱)

(۵۷) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ

لامام طاشکبری زادہ (۱:۲۲)

(۵۸) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ

لامام طاشکبری زادہ (۱:۳۵)

(۵۹) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ

لامام طاشکبری زادہ (۱:۳۶)

(۶۰) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ

لامام طاشکبری زادہ (۱:۳۶)

(۶۱) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ

لامام طاشکبری زادہ (۱:۴۳)

(۶۲) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ

لامام طاشکبری زادہ (۱:۶۸)

(۶۳) الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ

لامام طاشکبری زادہ (۱:۲۰۸)

(۶۴) النور السافر عن أخبار القرن العاشر

لامام محی الدین عبد القادر العیدروس (۱:۱۴۳)

(۶۵) أزہار الریاض فی أخبار القاضی عیاض لامام تلمسانی (۲:۳۳۶)

(۶۶) سلک الدرر فی أعیان القرن الثانی عشر لامام محمد خلیل بن محمد

بن محمد (۱:۱۲۳)

(۶۷) حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر لامام میدانی ((۱:۱۲۳۹)

(۶۸) نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر لعلامہ عبد الحی بن فخر الدین

بن عبد العلی الحسنی (۱:۹۱)

(۶۹) السلوک فی طبقات العلماء والملوک لامام بہاء الدین الجندی

(۱:۱۸۹)

(۷۰) السلوک فی طبقات العلماء والملوک لامام بہاء الدین الجندی

(۲:۱۲۳)

(۷۱) السلوک فی طبقات العلماء والملوک لامام بہاء الدین الجندی

(۲:۴۵۷)

(۷۲) الثقات لابن حبان (۹:۳۱)

(۷۴) سیر اعلام النبلاء (۸:۲۸۴)

(۷۵) (۱) سیر اعلام النبلاء (۸:۸۸)

(۲) وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان

لابن خلکان (۵:۲۳۳)

(۷۶) (۱) سیر اعلام النبلاء (۸:۱۶۳)

(۲) طبقات ابن سعد (۴۲۵:۵)

(۲) غزوہ تبوک کا مبارک سفر (۴۵_۴۶)

(۷۷) سیر اعلام النبلاء (۴۵۷:۱۲)

(۷۸) سیر اعلام النبلاء (۲۵:۱۳)

(۷۹) سیر اعلام النبلاء (۱۳۶:۱۴)

(۸۰) المعجم الاوسط للطبرانی (۱۴۳:۵)

(۸۱) المعجم الاوسط (۲۰۲:۳)

(۸۲) کتاب الزہد (۲۹۹:۱)

(۸۳) (۱) الملائک لامام السیوطی (۱۳۲:۱)

(۲) جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد لامام روداني (۴۱۰:۱)

(۳) فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ لالبانی :۱۰۲)

(۴) موسوعۃ الرقائق والأدب للحمدانی (۴۸۹۵:۱)

(۵) شرف المصطفی ﷺ (۲۲۳:۴)

(۶) بہجۃ المحافل وبغیۃ الأماثل فی تلخیص المعجزات والسیر والشمائل لامام العامری الحرضی (۱۲۸:۲)

(۸۴) (۱) شعب الایمان (۴۹۷:۱۱)

(۲) المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ لامام ابن حجر العسقلانی (۵۳۰:۱۳)

(۳) کنز العمال (۷۵۹:۱۵)

(۴) جامع الأحادیث (ویشتمل علی جمع الجوامع للسیوطی (۹۵:۳۰)

(۵) إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة
لامام الكنانى (۲:۵۲۰)

(۸۵) (۱) جمل من أنساب الأشراف لامام احمد بن يحيى
البلاذرى (۵:۵۴۲)

(۲) نهاية الأرب فى فنون الأدب لامام النويرى (۱۹:۴۴۳)

(۸۶) التمهيد لابن عبدالبر (۲۲:۲۲۶)

(۸۷) (۱) ألوافى بالوفيات لامام صلاح الدين (۲۲:۱۱۰)

(۲) دمية القصر وعصرة أهل العصر لامام الباخرزى (۱:۱۶۵)

(۸۸) تاريخ بغداد للخطيب (۲:۳۲۲)

(۸۹) (۱) لكواكب الدارى شرح صحيح البخارى (۱۱:۱۷۲)

(۲) مقارنة بين شروح كتب السنة الستة (۲:۸)

(۳) ارشيف ملتقى اهل الحديث۲:۷:۲۳۸)

# ماخذ ومراجع


السنن الكبرى :أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن على الخراسانى، النسائى (المتوفى:٣٠٣هـ) مؤسسة الرسالة -بيروت

موطاامام مالک لامام مالک بن انس دارالکتب العلمیه بیروت لبنان

فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم لامام ازدى ( موسسة الرسالة

الاستذكار أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمرى القرطبى (المتوفى :٤٦٣هـ) دار الكتب العلمية -بيروت

شرح الزرقانيعلى الموطا لامام الزرقانى ( دارالكتب العلميه بيروت لبنان

مجموع الفتاوى لابن تيميه الحرانى كتب خانه رشيديه پشاور پاكستان

جلاء الأفهام فى فضل الصلاة على محمد خير الأنام لمحمد بن أبى بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى( ٧٥١هـ (دار العروبة - الكويت

نضرة النعيم فى مكارم أخلاق الرسول الكريم صلى الله عليه وسلم لعدد من المختصين بإشراف الشيخ/صالح بن عبد الله بن حميد إمام وخطيب الحرم المكى( دار الوسيلة للنشر والتوزيع، جدة

إمتاع الأسماع بما للنبى من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع لأحمد بن على بن عبد القادر، أبو العباس الحسينى العبيدى، تقى الدين المقريزى (المتوفى:٨٤٥هـ) دار الكتب العلمية -بيروت

الطبقات الكبرى، القسم المتمم لتابعى أهل المدينة ومن بعدهم أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمى بالولاء ، البصرى، البغدادى المعروف بابن

سعد (المتوفی ٢٣٠ھ) مکتبة العلوم والحکم -المدینة المنورة
جمل من أنساب الأشراف للبلاذری ( دارالکتب العلمیه بیروت لبنان
المعجم الکبیر سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی (المتوفی: ٣٦٠ھ) مکتبة ابن تیمیة -القاهرة
المختارة لضیاء المقدسی ( دارالکتب العلمیه بیروت لبنا
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد
المؤلف :أبو الحسن نور الدین علی بن أبی بکر بن سلیمان الهیثمی (المتوفی ٨٠٧ھ) مکتبة القدسی، القاهرة
الدر المنثور عبد الرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (المتوفی: ٩١١ھ): دار الفکر -بیروت
شعب الإیمان :أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیهقی (المتوفی: ٤٥٨ھ) کتبة الرشد للنشر والتوزیع بالریاض بالتعاون مع الدار السلفیة ببومبای بالهند۔
القَولُ البَدِیعُ فی الصَّلاةِ عَلَی الحَبِیبِ الشَّفِیعِ شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوی (المتوفی: ٩٠٢ھ) دار الریان للتراث
الإخنائیة (أو الرد علی الإخنائی (تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیة الحرانی الحنبلی الدمشقی (المتوفی: ٧٢٨ھ) دار الخراز -جدة
إحیاء علوم الدین :أبو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی (المتوفی: ٥٠٥ھ) دار المعرفة -بیروت
شرف المصطفی :عبد الملک بن محمد بن إبراهیم النیسابوری الخرکوشی، أبو سعد (المتوفی ٤٠٧ھ) دار البشائر الإسلامیة -مکة

الشفا بتعريف حقوق المصطفى -مذيلا بالحاشية المسماة مزيل الخفاء عن ألفاظ الشفاء : أبو الفضل القاضى عياض بن موسى اليحصبى (المتوفى ٥٤٤ھ): دار الفكر الطباعة والنشر والتوزيع

حاشيه حقوق النبى صلى الله عليه وسلم على أمته فى ضوء الكتاب والسنة( دارالكتب العلميه بيروت لبنان

ارشيف ملتقى اهل الحديث ١ (تجد رابط الموضوع الذى تتصفحه، أسفل يسار شاشة عرض الكتاب، إذا ضغطت على الرابط ينقلك للموضوع على الإنترنت لتطالع ما قد يكون جد فيه من مشاركات بعد تاريخ تحميل الأرشيف . ويمكنك إضافة ما تختاره منها لخانة التعليق فى هذا الكتاب الإلكترونى إن أردت)

(أرشيف ملتقى أهل التفسيرملاحظة :(تجد رابط الموضوع الذى تتصفحه، أسفل يسار شاشة عرض الكتاب، إذا ضغطت على الرابط ينقلك للموضوع على الإنترنت لتطالع ما قد يكون جد فيه من مشاركات بعد تاريخ تحميل الأرشيف ..ويمكنك إضافة ما تختاره منها لخانة التعليق فى هذا الكتاب الإلكترونى إن أردت)

المصنف فى الأحاديث والآثارأبو بكر بن أبى شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستى العبسى (المتوفى ٢٣٥ھ) :مكتبة الرشد -الرياض

دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة:أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى (المتوفى :٤٥٨ھ)دار الكتب العلمية -بيروت

الاستعاب لابن عبدالبر (دارالكتب ا لعلميه بيروت لبنان

شفاء السقام لامام تقى الدين لسبكى ( مكتبة الناصر دمشق شام

کنز العمال لعلی متقی ھندی القادری الشاذلی مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور پاکستان

اقتضاء الصراط المستقيم تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبي القاسم بن محمد ابن تيمية الحراني الحنبلي الدمشقي (المتوفى:٧٢٨ھ)

البداية والنهاية :أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى ٧٧٤ھ) دار إحياء التراث العربي

الاصابة في تميز الصحابة لامام ابن حجر دار إحياء التراث العربي

الصواعق المرسلة في الرد على الجهمية والمعطلة :محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى : ٧٥١ھ)ھـ(دار العاصمة، الرياض، المملكة العربية السعودية

وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى علي بن عبد الله بن أحمد الحسني الشافعي، نور الدين أبو الحسن السمهودي (المتوفى ٩١١ھ)دار الكتب العلمية -بيروت

تهذيب الأسماء واللغات :أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى ٦٧٦ھ) :دار الكتب العلمية، بيروت -لبنان

منتهى السؤل على وسائل الوصول إلى شمائل الرسول صلى الله عليه وآله وسلم لشحاري ( دار الكتب العلمية، بيروت -لبنان

مسند ابي يعلى الموصلي ( دار الكتب العلمية، بيروت -لبنان

الأحاديث المختارة أو المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما الاما م المقدسي ( دار الكتب العلمية، بيروت -لبنان

جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزَّوائِد( دار الكتب العلمية، بيروت -

لبنان
(الغنية لطالبی طريق الحق لشيخ عبدالقادر الجيلانی ط احياء التراث العربی/ بيروت)
خلاصة الوفاء ( علی بن عبد الله بن أحمد الحسنی الشافعی، نور الدين أبو الحسن السمهودی (المتوفی ٩١١ھ)دار الكتب العلمية -بيروت
سيراعلام النبلاء (لامام الذهبی دار الكتب العلمية -بيروت
:مشاهير علماء الأمصار وأعلام فقهاء الأقطار محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمی، أبو حاتم، الدارمی، البُستی (المتوفی:٣٥٤ھ):
دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع .-المنصورة
اسدالغابه فی معرفة الصحابة دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع -المنصورة
المؤتَلِف والمختَلِف لامام دارقطنی دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع - المنصورة
الآحاد والمثانی لامام ابن ابي عاصم ( دار الكتب العلمية -بيروت
تهذيب التهذيب لابن حجر العسقلانی (دار الكتب العلمية -بيروت
كتاب الثقات لابن حبان(دار الكتب العلمية -نيروت
تحفة المحتاج فی شرح المنهاج لامام ابن حجر (دار الكتب العلمية -بيروت
ارشاد السارى شرح البخاری لامام قسطلانی ( دار الكتب العلمية -بيروت
دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين لابن علان الشافعی (دار الكتب العلمية - بيروت
جزء فيه ذكر ترجمة الطبرانی لامام ابن منده ( دار الكتب العلمية -بيروت
الوافی بالوفيات امام صلاح الدين خليل بن ايبک ( دار إحياء التراث العربی
طبقات الاولياء لابن ملقن قادری( دار إحياء التراث العربی

طبقات الشافعیه لامام سبکی ( دار إحياء التراث العربی

الجواهر المضية فی طبقات الحنفية لامام عبدالقادربن محمد بن نصرالله ( دار إحياء التراث العربی

الإحاطة فی أخبار غرناطة لابن خطیب ( دار إحياء التراث العربی

الثقات لابن حبان ( دار إحياء التراث العربی

الشقائق النعمانية فی علماء الدولة العثمانية لامام طاشکبری زاده (استانبول ترکی

النور السافر عن أخبار القرن العاشر لامام محي الدين عبدالقادرالعيدروس ( دار إحياء التراث العربی

أزهار الرياض فی أخبار القاضي عياض لامام تلمسانی ( داز إحياء التراث العربی

سلک الدرر فی أعيان القرن الثانی عشر لامام محمد خليل بن مخمد بن محمد( دار إحياء التراث العربی

حلية البشر فی تاريخ القرن الثالث عشر لامام میدانی ( ( دار إحياء التراث العربی

نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظرلعلامه عبد الحی بن فخر الدين بن عبد العلی الحسنی( پشاورپاکستان

السلوک فی طبقات العلماء والملوک لامام بهاء الدين الجندی ( دار إحياء التراث العربی

وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان لابن خلكان ( ۵:۲۳۳)

غزوہ تبوک کامبارک سفر (لمفتی ضیاء احمدقادری رضوی مکتبة طلع البدرعلینالاهور پاکستان